جام جہاں نما

(حصہ اول)

ستارہ ہند راجا شیو پرشاد

نے اپنی ہندی کتاب بھوگول ہستاملک

کا ترجمہ لفٹنٹ گورنر ممالک مغرب کے

حکم سے اردو میں کیا

۱۸۷۴ء

۱۰۰ صفحات

جام جہان نما

JAMI JAHAN NUMA.

پہلا حصہ

PART 1

بموجب حکم جناب نواب مستطاب معلی القاب لفٹننٹ گورنر بہادر ممالک شمال و مغرب

ستارۂ ہند ۳ شوپرشاد

نے اپنی بنائی ہوئی ہندی کتاب بھوگول ہستاملک سے اردو مین ترجمہ کیا

بیت

بیٹھہ کر سیر ملک کی کیجے * یہہ تماشا کتاب مین دیکھا

مقام الہ آباد

گورنمنٹ پریس مین چھاپی گئی

تیسری دفعہ ۵۰۰۰ جلد قیمت فی جلد ۶ر

بسنہ ۱۸۷۳ع

Third Edition 5,000 Copies.
Price 6 as.

فہرست

صفحہ

فہرست

صفحہ	

ہندوستان

جام جہان نما

اگر کبھی انسان کسی عالیشان مکان کے درمیان جا نکلے
تو کیا اوسکا دل اِس بات کو نچاہیگا کہ اوس مکان کے ایک ایک
کمرے اور کوٹھری کو گھوم گھوم کر دیکھے اور اونمین جو جو چیزین
عجیب و غریب اور نادر رکھی ہون سب کو اچھی طرح ملاخطہ
کرے ٭ لیکن خیال کرو کہ اگر اوس مکان مین بہت سے کمرے
ایسے ہون کہ جنمین اجنبی آدمی کے جانے کی روک ٹوک رہے یا خود
اوسی سیر کرنے والے کو بالکل کمرون مین جاکر ہر ایک چیز کے
دیکھنے کی فرصت نہ ملے اور کوئی آدمی اوس مکان کے سارے
حال سے واقفکار اِس سیر کرنے والے کو اون سب کمرون کا حال
تفصیلوار بتلا دینا قبول کرے تو پھر کیا یہہ سیر کرنے والا خوش

ہوکر اِس بات کو غنیمت نہین سمجھیگا اور اِس کیفیت سے فرحت نہ اُٹھاویگا؟ پس جب انسان کا دل ایک مکان کے کمرون کو دیکھکر اِسقدر خوش ہوتا ہی تو اب ہم جو اِس دُنیا کے سب ملک پہاڑ ندی جھیل اور شہر اور اون ملکون مین جو چیزین پیدا ہوتی مین اور جو جو باتین ایسی حیرت خیز اور تعجب انگیز ہین کہ نہ کبھی کانون سُنین نہ آنکھون دیکھین سارا اونکا بیان اور وہان کے لوگون کی زبان چال ڈھال اور وضع پتے وار بتلا دیوین تو کیا اوسکے سُننے سے طبیعت کو ایک سرور اور کلفت دور نہو جاویگی بلکہ ایسا تو کوئی شاذ ہی کوڑھ مغز آدمی ہوگا کہ جسکا دل ایسی باتین تلاش نکرے اور ایسی حکایتین سُنکر سُنانے والے کا شکر گذار نہ بنے پس یہان خاص مطلب ہمارا اِس تمہید کے اوٹھانے سے یہہ ہی کہ اب ہم اِس کتاب مین کچھ بیان کرۂ زمین کا کرتے ہین لیکن اوس عالیشان مکان کے کمرون کا حال سُننے سے پہلے سیر کرنیوالے کو مکان کے حصّون کا نام اور اونکی صورت جان رکھنا بہت ضروری ہی کہ دروازہ کیسا ہوتا ہی اور کھنبا کسکو

کہتے ہین اور دالان کیا شے ہی اور کوٹھری کسکا نام ہی کیونکہ جب تک وہ سیر کرنے والا اِن چیزون سے بے خبر رہیگا تب تک اوس مکان کے گھرون کا حال کسی کے سمجھانے سے نہ سمجھ سکیگا اِسواسطے پہلے ہم زمین کے حصّون کے نام لکھتے ہین جنکو یاد رکھنے سے اِس کرُۂ زمین کا سارا حال خیال مین آجاوے اور اوسکی صورت نظر مین سما جاوے *

کرۂ زمین سہارے کا نہونا

جاننا چاہیئے کہ یہہ کرُۂ زمین جو نارنگی سا گول ہی اور بغیر کسی سہارے کے ادھر مین سورج کے گرد گھومتا ہی * دو تہائی سے زیادہ پانی سے ڈھپا ہوا ہی نا دانون کو اِس بات کے سُننے سے بڑا تعجب ہوگا کہ زمین بغیر کسی سہارے کے ادھر مین کس طرح رہ سکتی ہی ونکو اِس بات پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے کہ جو کسی چیز کو زمین کا سہارا مانینگے تو پھر اوس چیز کے سہارے کے لیئے بھی کوئی دوسرا سہارا ضرور ماننا ہوگا اور پھر اسیطرح

* زمین کا گھومنا موسم کا بدلنا مدوجزر اور دن رات کا گھٹنا بڑھنا یہہ اِس کتاب کے آخر مین بیان ہوگا

ایک کے لیئے دوسرے کا سہارا برابر ٹھہرا لئے چلے جانا پڑیگا یہان
تک کہ آخر تھک کر یہی کہینگے کہ سب سے پچھلے سہارے کا کوئی دوسرا
سہارا نہین ہی وہ خدا کی قدرت سے آپہی ادھر مین ٹھہر رہا ہی
غرض جب یہی بات ہی تو اتنا بکھیڑا نکر کے پہلے ہی سے یہہ بات
کیون نہ کہہ دیوین کہ جیسے سورج چاند اور تارے ادھر مین ٹھہرے
ہین اوسیطرح زمین بھی خدا کی قدرت سے بغیر سہارے ادھر
مین ٹھہر رہی ہی اور یہی بات ہندوؤن کے جوتش شاستر مین
لکھی ہی انگریزون نے علم اور دوربین وغیرہ حکمت کی چیزون
کے زور سے صاف ثابت کر دکھلائی ہے پہاڑ جو دیکھنے مین

گروی شکل کا ثبوت

بہت بڑے معلوم پڑتے ہین جب زمین کے ڈیل ڈول پر دھیان
کرو کہ جسکا گھیر اکپیس ۲۵۰۲ ہزار بیس میل کا ہی * تو ایسے نظر پڑینگے

* دو میل کا ایک پکا کوس ہوتا ہی سڑک پر جہان پتھر گڑے ہین وہ
میل ہی کے حساب سے گڑے ہین ہمنے اس کتاب مین کوس کا حساب اسواسطے
نہین لکھا کہ وہ کسی ضلع مین چھوٹے اور کسی ضلع مین بڑے ہوتے
ہین بلکہ پہاڑی لوگ بوجھ پر اور چلنے والے کی طاقت دیکھکر کوس گنا

جیسے نارنگی کے چھلکے پر کہین کہین روے یا دانے دانے
رہا کرتے ہین اگرچہ ہندوؤن کے جوتش شاستر مین بھی زمین کو گول
ہی بتلایا ہی مگر اب انگریزی جہازون کے سمندر مین چارون طرف
گھوم آنے سے اِس بات مین کچھہ بھی شک باقی نرہا کیونکہ جب وہ
جہاز جو برابر سیدھا ایک ہی جانب کو رخ کیئے چلا جاتا ہی چلتے
چلتے کچھہ دنون بعد بغیر داہنے بائین مُڑے پھر اوسی مقام پر آجاتا
ہی جہان سے چلا تھا تو اِس حالت مین زمین کی شکل سوائے
گول کے اور کسی طرح کی بھی نہین ٹھہر سکتی اور سچ ہی جو زمین گول
نہوتی تو ہمالئے پہاڑ کی اونچی اونچی چوٹیان ہندوستان کے
سارے شہرون سے کیون نہ دکھلائی دیتین یا اوسکی چوٹیون
پر سے دوربین لگا کر کہ جس سے لاکھون کوس کے

حساب کرتے ہین وہی منزل جو بوجھے والے کو دسے دس کوس کی
بتلاوینگے خالی آدمی کے لیئے پانچ کوس کی کہینگے اور جو کبھی وہ آدمی
گھوڑے پر سوار ہو جاوے تو پھر وے اوس منزل کو دہی
کوس کی گنینگے

تارون کی صورتین دکھلائی دیتی ہین برسات کے بعد جب آسمان
مین گرد و غبار کچھ بھی نہین رہتا سارا ہندوستان کیون نہ دیکھ
لیتے بلکہ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر جو کسی آتے ہوئے جہاز
کو دیکھنے لگو تو پہلے اوسکا مستول یعنی اُوپر کا حصہ اور پیچھے سے جب
جہاز کچھ نزدیک آجاویگا تو پتوار یعنے نیچے کا حصہ دکھلائی
دیویگا کیونکہ جب تک جہاز نزدیک نہین آتا زمین کے گول
ہونے کے باعث اوسکا نیچے کا حصہ پانی کی اوٹ مین چھپا رہتا

سمندر کی تقسیم

ہی یہہ پانی جس سے دو تہائی زمین ڈھکی ہوئی ہی بحر یا سمندر
کہلاتا ہی اگرچہ سمندر اِس کُرۂ زمین پر ایک ہی ہی لیکن جیسے
حویلیون کا ٹھکانا ملنے کے لیئے شہر کو محلّون مین بانٹ دیتے
ہین ویسے ہی سمندر مین ٹاپوا اور جہازون کا سمجھ مین پتا لگجانے
کے واسطے اوسکے پانچ حصّے کرکے پانچ نام رکھدیئے ہین
پہلے حصّے کو جو امریکا کے برّ اعظم سے فرنگستان اور افریقہ کے ملک
تک پھیلا ہوا ہی اٹلانٹک سمندر کہتے ہین دوسرے حصّے کو جو
امریکا کے برّ اعظم اور ایشیا کے ملک کے بیچ مین ہی پاسفک

سمندر بولتے ہین تیسرا حصہ جسکی حد افریقہ کے ملک سے لیکر
ہندوستان اور آسٹریلیا کے ٹاپو تک ہی اوسکا نام ہند کا
سمندر رکھا گیا ہی اور چوتھے اور پانچوین حصون کو جو قطب شمالی
اور جنوبی کے گرد ہین اوتر اور دکھن کا سمندر پکارتے ہین
اِن پچھلے دو سمندرون کا پانی سردی کی زیادتی سے جم کر
ہمیشہ یخ بنا رہتا ہی جو قطب کے نزدیک ہی وہ تو کبھی نہین
گلتا اور باقی گرمیون کے موسم مین جہان کہین گلتا ہی
تو یخ کے ٹکڑے پہاڑون کی طرح وہان پانی مین تیرنے لگتے
ہین جہازون کو اِن سمندر مین بڑا ڈر ہی جو کبھی یخ کے
ٹکڑون کے بیچ مین پھنس جاوین تو پھر اوس جگہہ سے اونکا
نکلنا مشکل ہی ہوئیل مچھلی جو سمندر کے سب جانورون سے
بڑی اور قریب ساٹھہ ہاتھہ کے لنبی ہوتی ہی اکثر اِنھین مین
رہتی ہی اِن پانچون سمندر کے جو چھوٹے ٹکڑے دور
تک زمین کے اندر آ گئے ہین وہ کھاڑی یا بحیرہ یا خلیج کہلاتے
ہین اور خلیجون کے نام اکثر اون شہر یا ملکون کے

نام پر بولے جاتے ہین جو اونکے نزدیک یا کنارے پر ہوتے
ہین اگر سمندر کے دو بڑے ٹکڑون کو یا سمندر سے کسی خلیج کو کوئی
تنگ ٹکڑا سمندر کا شامل کرے تو اوسے آبناے کہتے ہین
بندر وہ مقام ہی جہان جہاز سمندر کی کول مین آکر لنگر ڈالتے
ہین اس کرۂ زمین کا ایک تہائی جو پانی سے باہر خشک یعنے
زمین ہی کچھ ایک ہی جگہہ نہین بلکہ کئی جگہہ ٹکڑا ٹکڑا سمندر کے
بیچ بیچ مین نمودار ہو رہا ہی جیسے صاف نیلے آسمان مین مینہ
برس کھلنے کے بعد بادل کے ٹکڑے دکھلائی دیتے ہین

زمین کے ٹکڑونکے نام

اِن زمین کے ٹکڑون مین دو ٹکڑے بہت بڑے ہین اور
اِسی واسطے وے برّاعظم کہلاتے ہین باقی چھوٹے چھوٹے ٹاپو
یا جزیرے کہے جاتے ہین زمین کے حصے جو دور تک سمندر
مین نکل گئے ہین یعنے تین طرف اونکے پانی ہی اور ایک طرف
برّاعظم سے ملے ہوئے ہین اونکا نام جزیرہ نما ہی اور اوسی
جزیرہ نما کا سِرا یعنی اگلا حصّہ راس ہی اور پچھلا حصّہ جہان وہ
برّاعظم سے ملتا ہی جو تنگ اور چھوٹا ہو تو گردن زمین کہا

جاویگا کیونکہ جیسے گردن سر کو دھڑ سے ملاتی ہی اوسی طرح
یہہ بھی زمین کے چھوٹے حصّے کو بڑے حصّے سے ملاتا ہی یہہ
بھی جاننا ضرور ہی کہ زمین سب جگھہ برابر ایک سی ٹپّاڈ یعنی میدان
نہین ہی کسی جگہہ بہت اونچی ہوگئی ہی اونچی زمین کا نام پہاڑ
ہی اور جن پہاڑون کے اندر سے آگ نکلتی ہی وہ آتش فشان
یا جوالا مکھی کہلاتے ہین پہاڑون کے جھرنے اور منیہہ کا پانی
جو اکٹھا ہوکر میدان مین بہتا ہوا سمندر کو جاتا ہی یا کسی جھیل مین
جا گرتا ہی اوسے ندّی کہتے ہین مگر جو ندی بہت بڑی ہوتی ہی
اوسے دریا بھی پکارتے ہین اور جو بہت ہی چھوٹی ہوتی ہی
وہ نالا کہلاتی ہی اور جو ندی سے کاٹ کر کسی دوسری جگہہ پانی
لیجاوین تو اوسے نہر بولتے ہین جب کبھی اِس مینہہ کے پانی
کو بہنے کی راہ نہین ملتی اور کسی نیچی زمین مین اکٹھا ہو جاتا ہی
تو وہی تال اور جھیل ہی جس طرح پر کوئی باغبان یا زمیندار
کسی بڑے باغ یا کھیت کو جدا جدا قسم کے پھول یا غلّے بونے
کے لیئے تختے چمن اور کیاریون مین حصّے کرتا ہی اوسی

طرح یہہ زمین بھی جدا جدا قوم کے آدمی اور جدا جدا بادشاہ
راجا اور کاردارون کے بادشاہی راج اور کارداری کے
باعث جدا جدا حصّون مین بٹی ہوئی ہی مُلک چھوٹے اور بڑے
سب حصّون کو کہہ سکتے ہین مگر ولایت اوسی بڑے حصّے
کو کہینگے جسمین نرالی قوم بستی ہو اور جہان کا چلن اور رویّہ
جدا ہی برتا جاتا ہو یہہ ولایتین بموجب اپنی لمبان چوڑان
کے صوبون مین اور صوبے ضلعون مین اور ضلع پرگنون
مین بٹے رہتے ہین اور پھر ہر ایک پرگنے مین کئی ایک
موضع یعنی گانو بستے ہوتے ہین جو بستی بہت بڑی ہوتی ہی
یعنی جسمین ہزارون آدمی بستے ہین اور پکّے سنگین بڑے بڑے
مکان بنے ہوتے ہین اوسکو شہر کہتے ہین شہر سے چھوٹا اور گانو
سے بڑا قصبہ کہلاتا ہی *

کرۂ زمین اور نقشہ

اب یہان اِس کتاب کے پڑھنے والون کو یہہ بھی سوچنا
چاہیئے کہ اگرچہ اوس عالیشان مکان کے سب کمرون کا
حال جنکو سیر کرنے والا آپ نہین دیکھ سکتا کسی جانکار

آدمی سے سُنکر ضرور اوسکے دل کو خوشی حاصل ہوویگی لیکن
جو وہ آدمی اوسکو اون کمرون کا نمونہ یا تصویر بھی دکھلادیوے
تو پھر اوس سیر کرنے والے کو کیسا مزہ ملیگا اور کتنا سرور
ہاتھہ لگیگا غرض اِسیطرح جانکار آدمیون نے طالب علم جغرافیہ
کے دیکھنے کے واسطے کرۂ زمین کا نمونہ اور اوسکی تصویر بھی بنائی
ہی کرۂ زمین کے نمونے کو بھی کرۂ زمین کہتے ہین اور
ٹھیک کرۂ زمین کے ڈول پر گول بناتے ہین اور تصویر وہ ہی جسکو
نقشہ کہتے ہین مگر اس تصویر مین فرق ہی ہم اوسی ایک مکان
کی تصویر کئی طرح سے کھینچ سکتے ہین جو کسی چھوٹے سے کاغذ
پر کھینچین تو اوس مکان کا ڈول تو بیشک معلوم ہوجاویگا لیکن
اوسکے در دیوار اچھی طرح نہ ظاہر ہوسکینگے اور جو بڑے کاغذ
پر بناوین تو در دیوار البتہ معلوم ہوجاوینگے مگر پھر بھی اونکی
نقاشی تبھی خوب نمودار ہوویگی کہ جب اونکے جدا جدا حصون کی جدا
جدا تصویر کھینچی جاوے اِسی طرح کرۂ زمین کا نقشہ بھی جو چھوٹا
ہوتا ہی اوس سے صرف اوسکا ڈول اور جو ذرہ بڑا رہتا ہی اوس

سے صرف اِتنا کہ کون ملک کس طرف ہی معلوم ہوسکتا
ہی لیکن گانو اور شہر اور پہاڑ اور ندی اور شہر کونکا
حال شرح وار تبھی جانا جاویگا کہ جب جدا جدا ولایت بلکہ جدا
جدا پرگنون کا جدا جدا نقشہ کھینچا جاوے جاننا چاھیے کہ کرۂ زمین
نارنگی کی طرح گول ہی اور سمندر اور ٹاپو اوسکے ہر جانب مین
پڑے ہین اور تصویر مین ساری چیزون کا ایک ہی جانب
دکھلائی دیتا ہی دونو جانب ہرگز دکھلائی نہین دیسکتے اسواسطے
کرۂ زمین کے نقشے مین اوسکے دونو جانب کی دو تصویرین
لکھی ہین جیسے آدمی کے چہرے کی کوئی تصویر کھینچکر اوسکے سب
جانبون کو دکھلانا چاہے تو ضرور اوسکو دو تصویرین لکھنی
پڑینگی ایک مین تو آنکھ ناک کان اور مُنہہ وغیرہ نظر پڑینگے اور
دوسری مین چہرے کی پچھاڑی یعنی گدّی اور سر کے
بال نگاہ مین آوینگے لیکن کرۂ زمین کی تصویر دیکھکر کوئی نہ
سمجھے کہ وہ چکّی کے پاٹون کی طرح چپٹا ہی وہ تصویر مین چپٹا
اِسواسطے معلوم ہوتا ہی کہ تصویر مین کسی چیز کی بھی بلندی صاف

حد عرض و طول

ظاہر نہین ہو سکتی یہہ بھی بخوبی سمجھہ لینا چاہیئے کہ سہل مین
گانو اور شہر وغیرہ کا پتا لگنے کے واسطے اور اِس بات کے
لیئے جو کسی ولایت کا جدا نقشہ کھچا ہو تو فوراً یہہ جا سکین کہ وہ
ولایت کرۂ زمین کے کس حصّے مین کون کون سہی ولایت
سے کس کس طرف کو پڑتی ہی کرۂ زمین کے نقشے مین ٹھیک
پورب سے پچھم کو ایک خط جسکا نام خط اِسْتوا ہی کھینچکر کرۂ زمین
کو برابر دو حصّون مین یعنی شمالی اور جنوبی تقسیم کر دیا *
اور اوس خط اِسْتوا کو تین سو ساٹھہ ۳۶۰ درجون مین بانٹکر ہر ایک
درجے سے ایک ایک خط شمال اور جنوب کی طرف کھینچ دیا ہی *
اور پھر اون خطون کو بھی تین سو ساٹھہ ۳۶۰ درجون مین تقسیم کر کے
ہر ایک درجے مین مشرق سے مغرب کو خط کھینچ دیئے ہین
غرض اِن خطون سے تمام کرۂ زمین کے نقشے پر اسطرح

* کرۂ زمین کا نقشہ دیکھو

* نقشہ جب چھوٹا ہوتا ہی ہر درجے سے خط نہ کھینچ کر دس دس یا
یا کم زیادہ درجے کے بعد خط کھیچتے ہین

کے خانے بن گئے ہین کہ جیسے چوسر اور شطرنج مین گھر بنے
رہتے ہین اور انھین خانے یعنی خطون کے درجون کی گنتی سے
کرۂ زمین کے سب مقامون کا پتا لگ جاتا ہی اور ایک جگہہ کا
دوسری جگہہ سے فاصلہ بھی معلوم ہو جاتا ہی * جو خطوط مشرق
سے مغرب کو کھنچے ہین اونھین عرض اور جو شمال سے جنوب کو
اونھین طول کہتے ہین عرض کا شمار خطِ اِستوا سے کرتے ہین
اور طول اوس خط سے گنتے ہین جو نقشے مین انگلستان کے
درمیان گرینج شہر پر سے کھینچا گیا ہی جیسے چوسر اور شطرنج
مین خانے کا شمار بولنے سے وہ مقام ذہن مین آجاتا ہی
اوسی طرح عرض و طول کے درجون کی گنتی کہنے سے نقشے
مین اوس جگہہ کے گانو شہر وغیرہ معلوم ہو جاتے ہین گنتی درجون کی

---

* زمین کے دور کو جو پچیس [۲۵] ہزار بیس میل کسی جگہہ لکھ آئے ہین تین سو [۳۶۰]
ساٹھ درجون مین بانٹنے سے ایک ایک درجہ ساڑھے انھتر [۶۹] میل کا پڑیگا
جب کسی جگہہ کا کسی جگہہ سے فاصلہ جاننا منظور ہو فوراً پرکار سے ناپ کر
دیکھ لوین کہ اون دونون کے بیچ کتنے درجے کا تفاوت ہی

نقشے مین اونھین درجون پر لکھی رہتی ہی اور درجے کے ۶۰ ساٹھوین حصے کو دقیقہ اور دقیقے کے ۶۰ ساٹھوین حصے کو ثانیہ کہتے ہین قطب کرۂ زمین مین خطِ اِستوا سے شمال اور جنوب اون دو مقامون کا نام ہی جہان طول کے سارے خطوط اکٹھا ہو کر اسمین مِل جاتے ہین کرۂ زمین کے نقشے مین سوا ے خطوط مذکورۂ بالا کے اور بھی چار خطون کے نشان نقطے دیکے مشرق سے مغرب کو بنے رہتے ہین مطلب اوس سے اِس بات کا بتلانا ہی کہ اِن نقطون کے پہلے دونو خط جو خطّ اِستوا سے ساڑھے تیئس ۲۳ درجے کے تفاوت پر شمال اور جنوب کی جانب کھچے ہین اونکے درمیان کے ملک مین ہمیشہ سورج کے سامھنے رہنے سے نہایت گرمی ہوتی ہی اِسیواسطے وہ ملک گرم سیر کہلاتا ہی اور باقی نقطون کے دو خط جو دونو قطبون سے ساڑھے تیئس ۲۳ درجے کے فاصلے پر دونو طرف کھچے ہوئے ہین اونکے اندر سرد سیر ملک ہی کیونکہ اونپر سورج کی شعاعین ہمیشہ ترچھی پڑتی ہین اِن سرد سیر اور گرم سیر ملکون کے درمیان

نقشونکے نشان

معتدل ملک بسا ہی یعنی جو نہ بہت گرم ہی نہ سرد ہم ابھی اوپر لکھہ آئے ہین کہ جسطرح مکانون کی تصویر بنتی ہی اوسیطرح داناون نے کرہ زمین کا نقشہ بھی طیار کیا ہی مگر مکان وغیرہ کی تصویرون مین تو اوسکی شکلین ہو بہو بنا دیتے ہین یعنے دروازے کے موقع پر دروازے کی صورت اور دیوار کے موقع پر دیوار کی صورت اور کرہ زمین کے نقشون مین اون نقشون کا پھیلاو بہت بڑھہ جانے کے خوف سے سڑک ندی پہاڑ جھیل شہر کے موقع پر نیچے لکھے ہوئے نشان لکھدیتے ہین بعینہ اونکی پوری صورت نہین بناتے نقشے مین اِنھین نشانون کو دیکھکر اونکا خیال کرلینا چاہیئے *

گانو ○

شہر ⊙

بڑا شہر

قلعہ

ندی

جھیل

پہاڑ

کچی سڑک

پکی سڑک

حدودِ ممالک
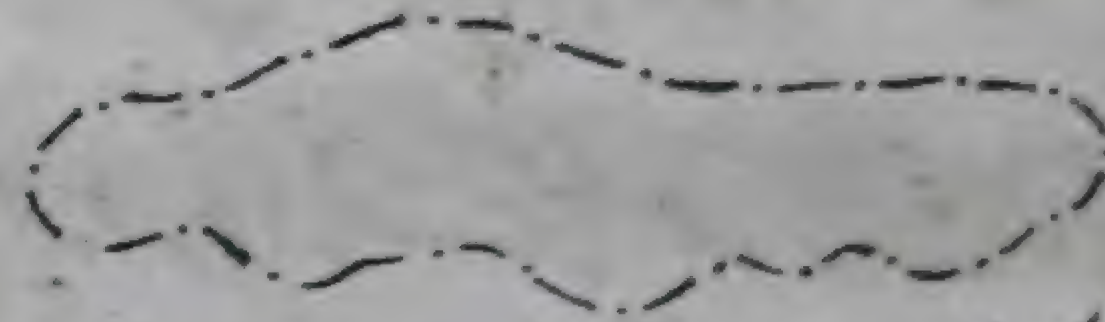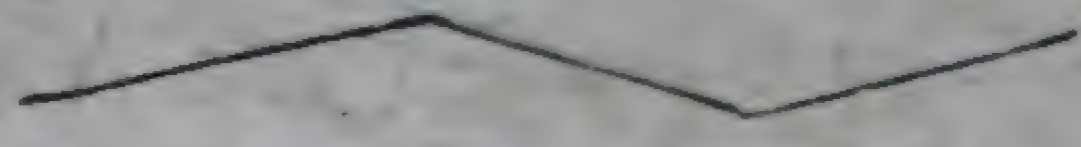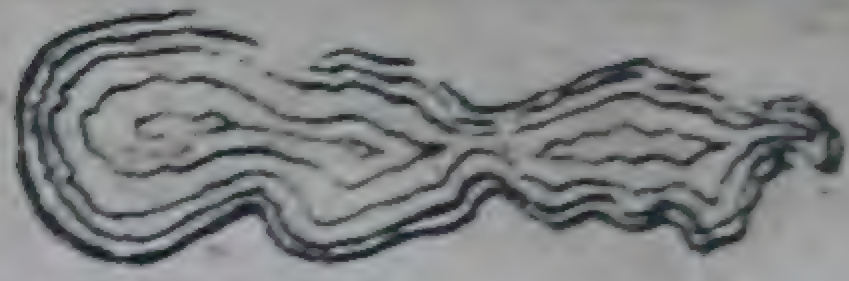
طوفان

یہہ بھی بات یاد رکھنے کی ہی کہ کسی وقت اِس ساری زمین پر خدا
کی مرضی سے سمندر کا پانی پھیلا گیا تھا اور اونچے سے اونچے
پہاڑ اوسمین ڈوب گیئے تھے اِس بات کو سارے مذہب اور
سب ملک کے آدمی مانتے ہین کوئی اوسکا نام طوفان تبلاتا
ہی اور کوئی پرلے کہتا ہی لیکن زمانے مین اوسکے تکرار ہی جُدا
جُدا ملک کے آدمی جدا جدا زمانہ اوسکے واسطے ٹھہراتے ہین
ابتک بھی پہاڑون پر سمندر کی مچھلیون کی ہڈیان اور سیپ
اور سنکھ اور گھونگھے جو ملتے ہین کسی زمانے مین اس طوفان
کے آنے کی گواہی دینے کے واسطے بس ہین یہہ بھی کتاب

ابوالبشر

اور پوتھیون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہی عورت مرد سے

اقسام انسان

ہم سب پیدا ہوئے ہین مسلمان اور انگریز اوس مرد کو نوح
اور ہندو ویوسوت منو کہتے ہین جون جون اولاد بڑھتی گئی
آدمی دنیا مین پھیلتے گئے اور نئے نئے گانو اور نئے شہر بسنے
لگے جب لوگ دنیا مین سب طرف بس گئے تو بموجب ملکون کی گرمی
سردی اور پیدائشون کے جدا جدا قومون کے چال ڈھال اور
روئیے ہو گئے جیسے سرد ملک والے ہمیشہ اونی کپڑے اور پوستینون
مین لپٹے رہتے ہین اور گرم ملک والے صرف دھوتی دوپٹے
ہی سے اپنا کام چلاتے ہین صورتین بھی آب ہوا کی تاثیر سے تبدیل
ہوگئین ایشیا کے حصۂ غربی اور فرنگستان کے آدمی سب سے
زیادہ خوبصورت اور عاقل ہوتے ہین لیکن جو ملک اوتر جانب یعنے
قطب کے قریب ہی وہان والے ناٹے ہوتے ہین ایشیا کے
حصۂ شرقی مین ناک چپٹی گال چوڑے آنکھین ترچھی اور چھوٹی
اور افریقہ کے رہنے والون کی ناک پھیلی ہوئی رنگ کالا بال
گھونگھر والے اور ہونٹھ موٹے رہتے ہین اور امریکا کے اصلی باشندگان
رنگ تانبے کا سا سرخ ہی مذہب بھی اس عرصے مین کئی طرح

کے ہوگئے اور بادشاہ بھی ہر ایک قوم نے دوسری قومون کے
زور ظلم سے بچنے کے لیئے اپنے اپنے جدا بنا لیئے غرض اب ہم
ایک ایک ملک کا حال جدا جدا شرح وار پڑھنے والون کا دل
خوش کرنے کے لیئے اِس کتاب مین لکھتے ہین زمین کے ان
دو بڑے ٹکڑون سے جو برّاعظم کہلاتے ہین ایک کا نام تو
امریکا ہی جسے اکثر نئی دنیا یا نیا برّاعظم بھی کہتے ہین اور دوسرے
یعنے پرانے برّاعظم کے تین حصے تین نام سے پکارے جاتے
ہین پورب کا حصہ ایشیا پچھم کا یورپ یا فرنگستان اور دکھن
کا افریقہ ان سب مین ٹاپون سمیت اٹکل سے قریب نوّے کروڑ ۹۰۰۰۰۰۰۰۰
آدمی بستے ہین اور اونکی زبانین انواع و اقسام کی کچھ کم زیادہ
دو ہزار ۲۰۰۰ ہونگی ان نوّے کروڑ ۹۰۰۰۰۰۰۰۰ آدمیون مین سے قریب
پچیس ۲۵ کروڑ تو عیسائی مذہب رکھتے ہین اور پینتیس ۳۵
کروڑ بدھ کا مت مانتے ہین دس ۱۰ کروڑ مسلمان ہین
اور دس ۱۰ ہی کروڑ کے لگ بھگ ہندو ہونگے باقی دس ۱۰
کروڑ مین دنیا کے اور سب مذہب کے آدمی سوچ لینے چاہئیں ہم

برّاعظم کی تقسیم

آبادی

زبان

مذہب

ایشیا

باعث سنسکرت نام نہونیکا

یہہ نام یونانی ہی سنسکرت نام ہم لوگون کو زمین کے ان
حصون اور ملک اور ندی اور پہاڑون کے نہین ملتے اِسیواسطے
ناچار انگریزی اور فارسی کام مین لانے پڑے اور پلکش
شلملیک کُشِ کرَونچ شاک پُشکر دیپ ٹاپو اور دہی دودھ
شہد شراب اور اوکھ کے رس کے سمندر اور سونے چاندی
کے پہاڑ جو سنسکرت پُستکون مین لکھے ہین تو اب اونکا کہین
پتا نہین لگتا نہ معلوم ان لکھنے والون نے کیا سمجھ کے ایسا لکھا تھا
پنڈت لوگ کہتے ہین کہ بات تو پُستکون مین سب سچ لکھی ہی لیکن
اب اونکے ٹھیک معنی کا سمجھانے والا نہین ملتا جو کچھ ہو لیکن
ہم تو وہی لکھتے ہین جو جب جسکا دل چاہے اپنی آنکھون سے
دیکھہ لیوے جسطرح کھیت اور گانو کا سرحد سوانا ہی اوسیطرح بڑے
ملکون کی بھی حد ہوتی ہی اِس ایشیا کی حد اُتر طرف اُتر سمندر اور

دکھن طرف ہند کا سمندر اور پورب طرف پاسِفک سمندر
اور پچھم طرف رِیڈسِی نامی سمندر کی کھاڑی جسے بحیرۂ احمر
بھی کہتے ہین اور شویز کا گردن زمین افریقہ سے اوسے جدا کرتا ہی اور مڈیٹرینین
اور بلاک سِی نام سمندر کی کھاڑیان جنھین بحر روم اور بحیرۂ اسود
بھی کہتے ہین اور ڈَن اور وُلگا ندی اور یورَل پہاڑ یورپ
سے اوسے جدا کرتے ہین آور ۲ سے لیکر ۷۷ درجے

عرض و طول

عرض شمالی تک اور ۶۲ درجے طول شرقی سے لیکر ۱۷۰ درجے
طولِ غربی تک پھیلا ہوا ہی اِسکی لمبان پورب سے پچھم کو زیادہ

لمبان چوڑان

سے زیادہ قریب ساڑھے سات ہزار میل کے اور چوڑان اوتر سے
دکھن کو قریب پانچ ہزار میل کے اور وسعت یعنے زمین اوسمین ایک کروڑ ۱۷۵۰۰۰۰۰

وسعت

پچھتر لاکھ میل مربع ہی * آدمی اوسمین تخمیناً سوا چون کروڑ ۵۴۲۵۰۰۰۰۰ ہی

* مربع اوسے کہتے ہین جسکی چارون طرف برابر ہون یعنی جتنا چوڑا ہو اوتنا
لمبا اِسلیئے جب ہم کسی ملک کی وسعت مربع میلون مین تبلا دین تو سمجھ لو کہ جتنے مربع
میل ہمنے لکھے اوتنے ہی ٹکڑے ایک ایک میل کے لنبے اور ایک ایک میل کے چوڑے اوس
ملک کے ہو سکتے ہین جیسے کوئی کپڑا سو گرہ لمبا اور چار گرہ چوڑا ہو تو ہم اوس کپڑے کی وسعت

آبادی
بستے ہین آبادی اوسکی اس حساب سے فی میل مربع اکتیس آدمی کی

زبان
پڑتی ہی * اور ایک سو تینتالیس ۱۴۳ سے زیادہ زبانین بولی

جاتی ہین زمین کے اس حصے مین ایسے سرد ملکون سے

لیکر جہان سمندر بھی جم جاتا ہی ایسے گرم سیر تک بسے ہین کہ جسمین

سردی گرمی
آدمی دھوپ کی تیزی سے کالے ہو جاتے ہین مسلمانون کا مذہب

چونسٹھ ۶۴ گرہ مربع بتلاوینگے اور پھر جو تم اوس کپڑے سے گرہ گرہ بھر لنبے اور گرہ گرہ

بھر چوڑے ٹکڑے کاٹنے لگو تو چونسٹھ ۶۴ ہی ٹکڑے کاٹے جاوینگے ملک کی زمین اور وسعت

کی تعداد جاننے کے واسطے یہہ حساب بہت اچھا ہی ہنین تو ایک ایک جگہہ کی ان لنبا اور

چوڑا بتلانے سے انکی وسعت کا اندازہ کبھی ذہن مین ٹھیک نہ آسکیگا کیونکہ ملک کسی جگہہ

کم لمبے چوڑے رہتے ہین اور کسی جگہہ زیادہ کچھہ کتاب کے ورق کیطرح سب طرف سے برابر نہین ہوتے

غرض جسطرح گانو کو بیگھے سے ناپتے ہین اوسطرح ملکونکو مربع میلون سے ناپتے ہین

اسی ہاتھہ لمبا اور اسی ہاتھہ چوڑا بنگالی بیگہہ ہوتا ہی ایک میل لمبا اور ایک ہی میل چوڑا یعنی

تین ہزار پانچ سو بیس ۳۵۲۰ ہاتھہ لمبا اور تین ہزار پانچ سو بیس ۳۵۲۰ ہاتھہ چوڑا ایک مربع میل ہوتا ہی *

* یہہ پڑتا پھیلانے یعنی اوسط نکالنے کی ترکیب ملک کی آبادی جاننے کے لیئے بہت

اچھی ہی دیکھو مرزاپور کے ضلع مین ۱۸۴۸ سنہ کے درمیان خانہ شماری کے وقت

بہت دور دور تک پھیلا ہی مگر گنتی مین بدھ کے ماننے والے زیادہ
ہین ہندوستان والے بیدک یعنی بید کا دھرم رکھتے ہین اور عیسی کا
دین ابتک اس حصۂ زمین مین زیادہ نہین چلا ایشیا کا ملک اگلی تواریخو
مین بڑا مشہور ہی کیونکہ پہلا آدمی جس سے ہم سب لوگ پیدا ہوئے
اسی حصۂ زمین مین پیدا ہوا تھا اور زمین کے اسی حصے سے ساری

مذہب

تعریف

کل آٹھہ لاکھہ اکتیس ہزار تین سو اٹھاسی آدمی گننے گئے تھے اور بنارس کے ضلع مین
سات لاکھہ اکتالیس ہزار چار سو چھبیس ابنا دان لوگ اس بات کے سننے سے یہی سمجھینگے
کہ مرزاپور بنارس سے زیادہ آباد ہی لیکن دانا لوگ دونون ضلعونکی وسعت دیکھہ فی
میل مربع پرتا پھیلا لیتے ہین اور اس حکمت سے سہل مین جان لیتے ہین کہ بنارس مرزاپور سے
کچھہ کم بلکہ بچگونہ زیادہ آباد ہی کیونکہ مرزاپور کی وسعت پانچ ہزار دوسو چوراسی میل مربع ہی اور
بنارس کی کل دو ہزار پچانوے میل مربع پرتا پھیلانے سے مرزاپور مین فی میل مربع ایکسو
اٹھاون آدمی پرتے ہین اور بنارس مین سات سو پینتالیس آدمی یہہ وہی حساب
ہی کہ جیسے ایک کے کھیت مین چار من گیہون پیدا ہوئے اور دوسرے کے
کھیت مین دس من مگر جب معلوم ہوا کہ دس من والے کھیت مین بیس بیگھے
زمین ہی اور چار من والے مین دو ہی بیگھے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ چار من والے کی

آئین عقل و تمیز اور راحت و آرام کی نکلنی شروع ہوئین پہلے ہی
بھئی مین کے اِسی حصے مین زبردست اور نامی بادشاہ ہوئے اور سب
سے اول زمین کے اسی حصے مین دولت اور علم کا قدم آیا سوا
اِسکے جیسے ندی پہاڑ جنگل اور میدان زمین کے اِس حصے مین
بڑے ہین اور جیسے پھل پھول دوا غلے فلزات جواہرات چرند پرند
درندے وغیرہ اِسمین پیدا ہوتے ہین ایسے ہرگز دوسرے حصون
مین نہین ملینگے اِنشیا مین نیچے لکھی ہوئی ولایتین بسی ہین اول ہندوستان

تقسیم

اوسکے پورب برمہا اوسکے دکھن سیام اوسکے دکھن ملا کا
سیام کے پورب کوچین برمہا کے پورب اور اتر چین اوسکے
اُتر اِیشیائی روس چین کے پورب جپان سکے باپو ہندوستان
کے پچھم افغانستان اوسکے پچھم ایران چین کے پچھم توران ایران
کے پچھم عرب اوسکے اُتر ایشیائی روم سلطنت اِن سب ولایتون

بادشاہت

مین خودمختار ہین اور ہمیشہ سے ایسی ہی چلی آئین یعنی بادشاہ

زمین زیادہ اونچا وہی کیونکہ اوسکو فی بیگھے ۱۰ من گیہون پڑے اور ۱۰ دس
من والے کو فی بیگھے کل آدھ من یعنی ۲۰ بیس سیر

ہو چاہے سو کرے کوئی اوسکو روک نہین سکتا بادشاہ کے
جو کچھہ منہہ سے نکلا وہی آئین ہی ملک چاہے برباد ہو چاہے
آباد رعیت کا مقدور نہین کہ اوسکا حکم ٹال سکے اِس ڈھب
کی سلطنت مین جب بادشاہ خداترس اور منصف مزاج ہوتا
ہی تب تو رعیت کو سکھہ چین ملتا ہی اور نہین تو وہی لوٹ مار
اور بے انتظامی مچی رہتی ہی کہ جسمین تیمور اور نادر ایسے
بادشاہون نے ایک ایک دن مین لاکھہ لاکھہ آدمی مرد
عورت اور بچے بیگناہ کٹوا ڈالے صرف ایک ہندوستان
کے درمیان ہم لوگون کی خوش نصیبی سے کچھہ کم سو برس
کا عرصہ گذرا ہوگا آئینی بندوبست ہو گیا ہی یعنی بادشاہ
کا مقدور نہین کہ آئین کے برخلاف کچھہ بھی کام کر سکے
آئین بادشاہ اور رعیت دونو کی راے متفق ہونے سے
بنتا ہی جب تک رعیت راضی نہو بادشاہ اپنی طرف سے کوئی
بھی آئین جاری نہین کر سکتا اور رعیت کاہیکو ایسے کسی آئین پر راضی
ہوگی کہ جس سے اوسکا نقصان ہی پس اِس بندوبست سے بادشاہ

چاہے اچھا ہو چاہے برا انتظام مین خلل نہین پڑتا اور ملک کی دن
پر دن ترقی ہوتی جاتی ہی مفصل بیان اِس آئین اور پارلامنٹ
کا یعنی جہان آئین بنتا ہی ممالک فرنگستان کے درمیان ولایت
انگلستان کے ساتھہ ہوگا کیونکہ اب ہندوستان اوسی بادشاہ
کے تابع ہی ہملوگون کو اِتنی عقل نہونے کے باعث کہ اپنے
ملک کے لیئے آپ آئین بناوین وہان والے اپنی طرف سے
کئی بڑے لائق اور ہوشیار صاحبون کو جن کو کونسل کے نام سے
مقرر کرتے رہتے ہین کہ جسمین وے متفق الراے ہو کر رعیت کے
مفید مطلب آئین بناوین اِس کونسل کا بیان ہندوستان کے ساتھہ ہوگا

ہندوستان

عرض و طول — یہہ ملک ایشیا کے دکھن جانب مین ۸ درجے سے ۳۵ درجے
عرض شمالی تک اور ۶۷ درجے سے ۹۲ درجے طول شرقی تک
وجہ تسمیہ — چلا گیا ہی ہند اور ہندوستان اِس ملک کا نام مسلمانون نے

رکھا اور انڈیا انگریز لوگ پکارتے ہین جبکہ ان دونو نام کی سندھ
ندی معلوم پڑتی ہی کیونکہ انگریز لوگ تو اب بھی اوس ندی کو
انڈس کہتے ہین سنسکرت والون نے اوسکا نام بھارت برش
اسلیئے رکھا کہ اونکے مت بموجب کسی زمانے مین راجا بھرت نے
یہان اکچھتر راج کیا تھا حد اس ملک کی جدا جدا زمانے مین جدا

حدود اربع

جدا طور پر رہی ہی کبھی لوگون نے برمہا شیام ملاکا اور کوچین
کو بھی اسی مین گنا اور کبھی کابل قندھار اور تبت کو اسمین ملایا
مگر ہم یہان وہی حد لکھتے ہین جو اب اس زمانے مین برتی جاتی
ہی اور انگریزی نقشون مین لکھی رہتی ہی اور اسی حد کے اندر جو
ملک ہی اوسکو ہندوستان کہنا چاہیئے کیونکہ برمہا اور کابل وغیرہ
کے باشندے اپنا چلن مذہب اور بادشاہ اندنون ہم لوگون سے
ایسا جدا رکھتے ہین کہ اب انکو ایک جدا ہی ولایت کہنا مناسب
ہی غرض یہہ ہندوستان جو پان کی طرح کچھ مثلث سا ہی اور اوسکی
دکھن کو نکلی ہوئی نوک نقشے مین دکھلائی دیتا ہی دکھن طرف سمندر سے
گھری ہی اور اتر طرف ہمالیے کا پہاڑ پڑا ہی پچھم طرف سندھ بلکہ

جسے اٹک کا دریا بھی کہتے ہین کوہ سلیمان ہی اور پورب طرف
اوسکے منی پور کے جنگل پہاڑون سے پرے برمھا کا ملک ہی
اسکی لمبان راس کماری سے جو دکھن مین سیت بندھ رامیشور کے
لمبان چوڑان
بھی آگے ہی کشمیر تک قریب اٹھارہ سو[۱۸] میل کے ہوگی اور چوڑان
راس منتر سے جو کراچی بندر سے بھی بڑھکر پچھم مین ہی اور جسے
وہان والے راس معری بھی کہتے ہین برمھا کی حد تک قریب سولہ
وسعت
سو[۱۶۰۰] میل کے ہی اور وسعت اسکی کچھ کم زیادہ بارہ[۱۲] لاکھ میل مربع ملا کے
آبادی
ہین اور آدمی اسمین تخمیناً چودہ[۱۴] کروڑ بستے ہین تو اوسط نکالنے
سے فی میل مربع کچھ اوپر ایکسو سولہ[۱۱۶] آدمی پڑینگے ۔

تعریف
ہم ابھی اوپر اس کتاب مین کسی جگہہ ایشیا کی خوبیان لکھ آئے
ہین مگر جاننا چاہیے کہ ایشیا مین بھی یہہ ملک سب سے زیادہ
مشہور تھا یہہ ملک کسی زمانے مین علم و دولت کے لیے سب
کا سرتاج تھا ساری دنیا کے آدمی اس ملک کے دیکھنے کی آرزو
رکھتے تھے اور جو تاجر بیپاری یہان تک آتے تھے تمام عمر کی روٹیون
سے فارغ ہو جاتے تھے یہان کے راجاؤن سے سارے جہان کے بادشاہ

دبتے تھے اور اِنکا وسے لوگ سب طرح سے دل رکھتے تھے دیکھو ان
فرنگستان والون نے جواب علم و دانائی مین اپنا ثانی نہین رکھتے
پہلے ہی پہل رومیون سے پڑھنے لکھنے کی سدھہ بدھہ پائی تھی
رومی یونانیون کے شاگرد تھے اور یونان اور مصر والے ہندوستان
مین آکر یہان کے پنڈتون سے تحصیل علم کر گئے تھے صرف سندھ
ندی کے کنارے پر دو چار ضلع اِس ملک کے جو کچھہ دن ایران
کے بڑے بادشاہ دارا شاہ کے قبضے مین رہے تو کہتے ہین کہ
جتنی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانے مین آتی تھی اوسکی
ایک تہائی صرف اِن ضلعون سے اوسے ہاتھہ لگتی تھی بلکہ ایران والے
ادہ باج مین چاندی دیتے تھے اور اِن ضلعون کے زمیندار سونا پہنچاتے
تھے اِس ٹوٹے حال مین بھی ۱۷۳۹ء کے درمیان نادرشاہ یہان
سے ستر کرور کا مال لیگیا کہ جسمین صرف ایک تخت طاؤس بادشاہ
کے بیٹھنے کا سات کرور سے زیادہ کا تھا جب تک راہ نہ معلوم تھی
تو فرنگستان والے سمندر سے اِس ملک مین جہاز لانے کے واسطے
کیسے مضطرب اور متردد تھے کتنے جہاز اونکے اِس راہ کی تلاش مین

مارے گئے اور کتنے آدمی اِسی آرزو مین سمندر کی مچھیون کے
لقمے ہوئے سکندر ایسا بادشاہ اِس ملک لینے کی ہوس مین مرا
بابل کے فرمانروا سلیوکس اور ایران کے مالک نوشیروان سے
بادشاہون کو اِس ملک کے راجاؤن کے لیئے اپنی بیٹیان دینی پڑین
سلیوکس کی بیٹی مہاراج چندرگپت کو دی تھی اور نوشیروان کی
بیٹی اودے پور کے رانا نے بیاہی تھی غرض اِس ملک کی آرزو
سب ملک کے آدمی رکھتے تھے اور چارون طرف سے دوڑ دوڑ کر
یہان آتے تھے اور یہان والے اور سب ملکون کو ناچیز اور بے حقیقت
سا سمجھ کر کبھی باہر نجاتے اور ہمیشہ اپنے ہی مقام مین قائم رہتے بلکہ
کون ایسی چیز تھی جو اِس ملک مین نہ ہو اور یے اوسکی تلاش کے
لیئے باہر جاوین خالق پروردگار کی مہربانی سے اِنکو اسی جگہہ
سب کچھ موجود تھا ⁜

پہاڑ

پہاڑ اِس ملک مین کم ہین اور میدان بہت اور اون میدانون
مین ندیان اِس کثرت سے بہتی ہین کہ سارا ملک گویا باغ کی طرح
شاداب ہو رہا ہے ہمالے پہاڑ جو اِس ملک کی اوتر حد ہی دنیا کے

سب پہاڑون سے اونچا ہی پورب مین اوس مقام سے جہان
برہم پوتر پچھم مین اوس مقام تک جہان سندھ ندی اٹک کے پاس
تبت سے ہندوستان مین آتی ہی اِس پہاڑ کی لنبان قریب دو ہزار (۲۰۰۰)
میل کی ہووےگی* اور چوڑان تخمیناً کچھ کم چار سو (۴۰۰) میل ہماچل اور
ہماوری بھی اوسی کا نام ہی ہِم سنسکرت مین برف کو کہتے ہین
اِس پہاڑ کی چوٹیان ہمیشہ بارہون مہینے برف سے ڈھکی
رہتی ہین جو کبھی کہین سے کچھ برف ہٹ جاتی یا گر پڑتی ہی
تو سیکڑون ہاتھ اونچے صرف برف کے کرارے دکھلائی دینے
لگتے ہین جو کوئی آدمی ہندوستان کے میدان سے اِس کوہستان
مین جاوے تو پہلے اوسے چھوٹے چھوٹے پہاڑون پر چڑھنا اوترنا
پڑتا ہی جون جون وہ آگے کو اِن پہاڑون مین بڑھتا جاتا ہی

---

* اِس پہاڑ کا طول اتنا ہی مت سمجھنا جتنا یہان لکھا ہی یہان اِتنا ہی لکھنا
مناسب ہی جتنا ہندوستان کے ساتھ ملا ہی اور ہمالے کے نام سے
پکارا جاتا ہی باقی حال دوسری ولایتون مین لکھا جاویگا یہہ پہاڑ سمندر تک
چلا گیا ہی

پہاڑون کی بلندی بھی بڑھتی جاتی ہی یہان تک کہ جاتے جاتے دس ۱۵ پندرہ یا بیس ۲۰ دن مین وہ اون پہاڑون کی جڑ مین پہنچتا ہی کہ جنکی چوٹیان ہمیشہ برف سے ڈھکی رہتی ہین اُن پہاڑون پر آدمی تو کیا پرندے بھی پر نہین مار سکتے بلکہ بادل بھی مثل زنجیر تار اوسکی کمر سے لٹکتے رہجاتے ہین چوٹی تک ہرگز نہین چڑھ سکتے ہیتو سے پہاڑ جو شملا سے تین منزل آگے ہی ۲۱ تیتیس ہزار فٹ سمندر کی سطح سے اونچا ہی * کسی روز جب آسمان صاف ہو چڑھ کے اِن برفی پہاڑون کی کیفیت دیکھی چلیے پورب پچھم اور دکھن کو جہان تک

* پہاڑ کی بلندی سمندر کی سطح سے اسواسطے لکھتے ہین کہ زمین کہین اُونچی ہی کہین نیچی حساب سب جگہ سے ٹھیک نہین بیٹھتا اور سمندر کی سطح سب مقام مین برابر ہی اگر نادان آدمی پہاڑون کی بلندی چڑھائی کے حساب سے بتلاتے ہین مگر یاد رکھو کہ اِس ڈھب سے ہرگز اوسکی بلندی کا ٹھیک اندازہ نہین ہوسکتا کیونکہ کسی پہاڑ مین ڈھال تھوڑی رہتی ہی اور کسی مین بہت اِسلیئے ہمنے سب جگہ پہاڑون کی کھڑی بلندی کا حساب لکھا ہی جیسے دیکھو گنولی کے پہاڑ کو کالکا سے سڑک کی راہ چھ کوس کی چڑھائی لگتی ہی

نگاہ جاتی ہی سو [100] سو دو دو سو [200] میل تک پہاڑ ہی پہاڑ سوا سوا [125] سو ہاتھ
تک اونچے اور بیس بیس [20] ہاتھ تک جڑ مین موٹے درختون کے
جنگلون سے گویا ہرے کپڑے پہنے ہوئے جنمین ندیون کا پانی
جو جگہہ جگہہ پر اونکی جڑون مین سورج کی شعاعون سے چمکتا ہی گویا کناری
گوٹا لگا ہی سمندر کی لہرون کی طرح اونچے نیچے دکھلائی دیتے
ہین اور اوتر کی طرف گھوڑے کے نعل یا ہلال کی صورت کوئی دو سو [200]
کوس کے بلے تک برفی پہاڑ نظر پڑتے ہین ایسے اونچے کہ گویا قادر
مطلق اور خالق برحق نے آسمان کے سہارے کے لیے یہی کھمبھے رچے

مگر جو سڑک چھوڑ کر کوئی آدمی دوسری طرف سے اوسپر سیدھا جا سکے تو
اوسے تخمیناً دو کوس سے زیادہ نہ چڑھنا پڑیگا اور حساب سے اوسکی کھڑی
بلندی سمندر کی سطح سے کل کچھہ اوپر چار [4000] ہزار ہاتھ یا چھہ [6000] ہزار فٹ ہی یعنی
جو کسولی کی چوٹی پر کوئی کنوا کھودنا چاہے تو جب چار [4000] ہزار ہاتھ گہرا کھد جکیگا تب
اوسکی تھاہ سمندر کی سطح سے برابر گنی جاویگی یا کسولی کے برابر اونچا کوئی مینار
سمندر کے ٹھیک کنارے پر بنانا چاہو تو چار [4000] ہزار ہاتھ اونچا بنانا پڑیگا تین [3] فٹ
کا ایک گز ہوتا ہی اور ایک گز مین دو ہاتھ ہوتے ہین *

دھوپ کی تیزی سے ایسے چمکتے ہین کہ گویا زمین کے ہاتھہ مین
یہہ ایک مُجلّا اور مُصفّا چاندی کا کنگن پڑا ہی اور پھر جو اِنکے
نیچے نگاہ کرو تو باغ کی کیاریون کی طرح سیکڑون رنگ کے
پھول پھول رہے ہین بلکہ باغون مین وہ پھول کہان پائے پہاڑون
کے پانی کے گرنے کا شور اور ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا کی جھکور یہہ کیفیت
دیکھے ہی بن آوے لکھے کوئی کہان تک بتاوے جو لوگ اِن پہاڑون کے
پار ہو کر ہندوستان سے تبّت کو جانا چاھتے ہین وے اُن ندیون
کے کنارے کنارے جو اِن پہاڑون کو کاٹ کر تبّت سے ہندوستان
مین آئی ہین پہاڑون کی جڑ ہی جڑ مین چلکر پاؤن گھاٹیون پر جو
کسی کسی جگہہ مین ایسی اونچی نہین ہین جن پر جان نبچ سکے چڑھکر پار
ہو جاتے ہین چوٹیون پر اِن پہاڑون کی ہرگز کبھی کوئی نہین جا سکتا
سب سے اونچی چوٹی اوسکی دھولگر جہان سے گنڈک ندی نکلی ہی
سمندر کی سطح سے کچھہ اوپر اٹھائیس ۲۸ ہزار فٹ اونچی ہی جمنوتری کا
پہاڑ جسکے نیچے سے جمنا نکلی ہی قریب چھبّیس ۲۶ ہزار فٹ کے اور یرگل
پہاڑ جو ستی اور ستلج ندی کے بیچ مین ہی قریب تیئیس ۲۳ ہزار فٹ کے

اونچا ہی نیتی گھاٹی جسے نیتی بھی کہتے ہین بدری ناتھ سے
کونہ شمال و مشرق مین دولی ندی کے کنارے کچھ اوپر
سولہ ۱۶۰۰۰ ہزار فٹ سمندر کی سطح سے بلندی کماؤن گڈھوال
والے اس گھاٹی سے ہمالے پار ہوکر تبت اور چین جاتے ہین
سلسلہ اس ہمالے پہاڑ کا سندھ سے لیکر برہم پتر تک
چلا گیا ہی مگر اوسکے جدا جدا ٹکڑے اور جدا جدا چوٹیان جدا جدا
نام سے پکارے جاتے ہین جیسا ابھی اوپر شملا ہو
دھول گر جمنوتری برگل وغیرہ لکھ آئے ان پہاڑون مین
قریب تیرہ ۱۳۰۰۰ ہزار فٹ کی بلندی تک تو جنگل بھی ہوتا ہی اور آدمی
بھی بستے اور کھیتی باڑی کرتے ہین پھر تیرہ ۱۳۰۰۰ ہزار فٹ سے
اوپر برف ہی برف رہتی ہی جو پہاڑ تیرہ ۱۳۰۰۰ ہزار فٹ سے کم اور سات
ہزار سے زیادہ اونچے ہین اونپر صرف جاڑے کے دنون مین
تھوڑی بہت برف گرجاتی ہی عجب قدرت ہی اوس قادر ذوالجلال
کی جون جون اوپر چڑھتے جاؤ درخت جھاڑی پھل پھول اور
کھیتون کی صورت بدلتی جاتی ہی کہان تو ابھی اونکی جڑ مین گرم ملک کے

درخت آم املی وغیرہ دیکھے تھے اور کہان تھوڑی ہی دور چڑھ کر
ہر قسم ملک کی پیدایشین بان براس چیل کیلو دیودار وغیرہ دکھلائی
دینے لگے یہانتک کہ پھر برف کی حد کے پاس سوائے بھوج پتر کے
اور کچھ بھی نہین اُگتا ایک ہی نگاہ مین گرمی سردی برسات
تینون موسم نظر پڑ جاتے ہین نیچے گرمی اور گرمی کی کھیتیان
جو پہاڑی لوگ زینون کی طرح پہاڑون پر درجہ بدرجہ بوتے چلے جاتے
ہین اور جھرنون کے پانی سے خودبخود سینچا کرتی ہین درمیان مین
جو بادل گھر آئے تو برسات اور گرجنا تڑپنا اور اوپر پھر جاڑا اور برف ہی
دس کوس کے تفاوت مین تینون موسم کی چیز پیدا ہو سکتی ہین
جیرارڈ صاحب پرگل پہاڑ پر ۲۲ ہزار فٹ تک اونچے چڑھے
تھے اس سے زیادہ اونچا ان پہاڑون پر کسی آدمی کا جانا اب تک
سُننے مین نہین آیا پندرہ ہزار فٹ سے آگے بڑھنے پر سانس
رُکنے اور سر اور چھاتی مین درد ہونے لگتا ہی شملا منصوری
وغیرہ مقامون مین جہان سرکار نے پتھر کاٹ کر سڑکین نکال
دی ہین وہان چڑھاؤ اُتار تو ضرور رہتا ہی مگر لوگ بے کھٹکے

گھوڑے دوڑاتے چلے جاتے ہین باقی اور سب جگہ جہان سڑکین
نہین بنین ہین رستا اِن پہاڑون مین بہت بکٹ ہی کہین دیوار
کی طرح کھڑے پہاڑون مین اونکی درارون کے درمیان
میخین گاڑکر اور اون میخون پر لکڑیان رکھکر اون لکڑیون کے سہارے
سے چلتے ہین اور کہین گھاس کی جڑ پکڑ پکڑ کر بندرون کی طرح ہاتھ
کے بھل اِن پہاڑون پر چڑھتے ہین جو سر کے تلے نگاہ جاوے
توکئی سو ہاتھ نیچے دریا کا پانی اِس زور کے ساتھ پتھرون
سے ٹکرا رہاہی کہ جسے دیکھکر سر گھومے اور جو سر پر نظر اُٹھاوین
تو وہ پہاڑ دیوار سا اتنا اونچا دکھلائی دیوے کہ جسے دیکھ کے آنکھ
ترمرا جاوے ایسی بکٹ راہون کا حال بھی سُننے سے رونگٹے کھڑے
ہوتے ہین چلنے والون کا تو جی ہی جانتا ہوگا ہمالے کے سوا
اِس ملک مین اور بھی جو سب پہاڑ بیان کے لائق ہین اون
مین سے بندھیا چل اِس ملک کے بیچون بیچ مین پڑا ہی کھمبھات
کی کھاڑی سے نرمدا ندی کے اُتر اُتر ضلع بھاگلپور مین گنگا
کے کنارے تک چلا آیاہی مگر بلندی اوسکی تخمیناً دو ڈھائی ہزار

فٹ سے زیادہ کہین نہین سہیادری بندھیہ کے پچھم سرے
سے لیکر سمندر کے کنارے سے نزدیک ہی نزدیک راس کماری
تک چلا گیا ہی انگریز لوگ اسے پچھم گھاٹ کہتے ہین ملیاگرا سی
کے جنوبی حصے کا نام ہی سہیادری کے سامھنے خلیج بنگالے
کے نزدیک کاویری سے بندھیہ کے پورب سرے تک
پہاڑون کا جو ایک چھوٹا سا سلسلہ گیا ہی اوسے پورب گھاٹ
کہتے ہین ان پچھم اور پورب گھاٹون کے درمیان مین دکھن
طرف جو پہاڑ ہی اوسکا نام نیل گری ہی اگرچہ ان پہاڑون مین پانی
اور جنگل کی کثرت سے بڑے بڑے دلچسپ اور پرفضا مقام ہین
مگر چوٹیان اونکی پانچ چھہ ۶۰۰۰ ہزار فٹ سے زیادہ اونچی کوئی نہین صرف
ایک مور چوڑ نی بٹ نیل گر مین کچھہ اوپر آٹھہ ۸۰۰۰ ہزار فٹ
اونچا ہی

ندی

اب اون ندی اور دریاؤن کا بیان سنو جو ان پہاڑون
سے نکلتی ہین نامی اونمین گنگا جمنا سرجو گنڈک سون
کوسی تشتھا چنبل سندھ جھیلم چناب

راوی بیاسا ستلج برہم پوتر نربدا تاپی مہاندی
گوداوری کرشنا اور کاویری ہین گنگا اِس ملک کا مشہور
دریا جسے سنسکرت مین بھاگی رتھی جا تھوی وغیرہ بہتیرے نامون
سے پکارتے ہین ہمالے سے نکل کر پندرہ ۱۵۰۰ سو میل بہنے کے بعد
کہتے ہی دہانون سے خلیج بنگالہ مین گرتی ہی جس مقام سے یہہ
نکلی ہی اوسے گنگوتری اور گو مکھہ بھی کہتے ہین وہان کوئی تین ۳۰۰ سو
فٹ اونچا ایک برف کا ڈھیر ہی اوسی کے نیچے ایک مونہہ سے
اِس گنگا کی دھارا کچھہ کم زیادہ اٹھارہ ۱۸ ہاتھہ چوڑی اور تخمیناً ہاتھہ
یا دو ہاتھہ گہری نکلتی ہی کہ جو پھر اَور ندیون کا پانی لیکر پانچ ۵ بس
کے پاٹ سے سمندر مین ملتی ہی گنگا کا منبع یعنی نکلنے کا مکان
گنگوتری سمندر کی سطح سے کچھہ کم چودہ ۱۴۰۰۰ ہزار فٹ اونچا ہی
جس جگہہ جاتریون کے درشن کے لیئے مندر بنا ہی وہان سے
یہہ مقام گیارہ میل آگے ہی ہردوار سے جو سمندر کی سطح
سے ایک ہزار فٹ اونچا ہی یہہ ندی پہاڑون کو چھوڑ کر میدان
مین بہتی ہی راج محل سے کچھہ دور آگے بڑھکر اِس گنگا کی کئی دھارا

ہوگئین مگر جو بٹ کلکتے کے نیچے ہوکر بھاگی رتھی اور ہُگلی کہے نام ساگر کے ٹاپو کے پاس سمندر سے ملتی ہی ہندو اوسی کو اصلی گنگا سمجھتے ہین اور جہان اِسکا سمندر سے اتصال ہوا ہی وہان بڑا تیرتھ مانتے ہین وہان کپل مُنی کا ایک مندر بنا ہی اور جو دھارا سب سے بڑی پورب مین برہم پُتر کے ساتھ ملکر دکھن شہباز پور نام ٹاپو کے سامھنے سمندر مین گرتی ہی اوسے پدما پدماوتی اور پدّا بھی کہتے ہین اور اوسکا مہاتم اصلی گنگا کے برابر نہین مانتے اِس سَو کوس کے تفاوت مین جو اِن دونو دھارا کے بیچ پڑا ہی گنگا کی اَور سب سیکڑون دھارا سمندر سے ملتی ہین پانی کی کثرت سے اِس جگہہ بڑا دلدل اور نہایت گنجان جنگل رہتا ہی اسی جنگل کا نام سُندربن ہی درختون کی شاخون پر کلولین کرتے ہوئے بندر لنگور اور رنگ برنگ کے خوش رنگ اور خوش آواز پرندون کی کثرت سے مسافرون کا جنکی کشتی اوس راہ سے آتی ہی دل لبھاتا ہی اور نہایت خوب اور دلچسپ معلوم پڑتا ہی لیکن اوسمین سانپ اور شیر وغیرہ موذی جانور بھی اتنے رہتے

ہین کہ ایسا دلیر ہمت والا کوئی نہین جو اپنی کشتی سے اوترکر اِس
جنگل کے اندر گھسے بلکہ ناؤ پر بھی جو بیچ دھارا مین لنگر پر رہتی
ہی رات کو جو کس رہنا پڑتا ہی ورنہ تعجب نہین کہ کوئی شیر پانی
مین تیر کر کشتی سے کسی آدمی کو اوٹھا لیجاوے آب و ہوا بھی
اِس جنگل کی نہایت خراب ہی برسات مین گنگا کا پانی دس
گیارہ ہاتھ اونچا بڑھ جاتا ہی اور بنگالے کے ملک مین اِس دریا
کے دونو کنارون پر پچاس پچاس کوس تک پانی ہی پانی دکھلائی
دینے لگتا ہی دھانون کے کھیت مین ناؤ چلتی ہین اور گانو
جگہہ جگہہ پر پانی کے بیچ مین ٹاپوؤن کی طرح نگاہ مین آتے ہین ہندوؤن
کا یہہ عقیدہ ہی کہ گنگا مین نہانے سے سارے پاپ دور ہو جاتے ہین
اور کہتے ہین کہ اوسکا پانی چاہو جتنے دن رکھو بگڑتا کبھی نہین بلکہ
اوسکا پینا بہت مفید سمجھتے ہین عبد الحکیم خان جو ۱۷۹۲ ع مین
بیجاپور کے ضلع کے درمیان شاہنور کا نواب تھا مسلمان ہو کر بھی سوا
گنگا جل کے کوئی دوسرا پانی نہ پیتا اور پانچ سو کوس سے اِس دریا
کا پانی منگواتا جو ہو گنگا سے اِس ملک والون کا بڑا فائدہ ہوتا ہی

لاکھون بیگھے زراعت صرف اِسی کے پانی سے ہوتی ہی اور سیکڑون
کام ان لوگون کے اِسمین کشتی چلنے سے نکلتے ہین صرف جلنگھی
بھاگی رتھی اور ماتھا بھنگا اِسکی اِن تین دھاراکی راہ کم سے کم
اسّی ہزار کشتی سال بھر مین آتی جاتی ہین بلکہ کلکتے تک تو اِس
دریا مین سمندر سے جہاز بھی آسکتے ہین جمنا جسے سنسکرت مین
یمُنا اور کالِندی وغیرہ نامون سے بھی پکارتے ہین گنگوتری
سے کچھہ دور پچھم ہمالے مین جمنوتری کے پہاڑ سے نکل کر کچھہ
کم آٹھہ سَو میل بہتی ہوئی الہ آباد کے نیچے جسے ہندو پریاگ
کہتے ہین گنگا مین ملجاتی ہی اِن دونو دریاؤن کے سنگم کو ہندو
لوگ تربینی کہتے ہین اور بہت ہی بڑا تیرتھہ مانتے ہین اگلے
زمانے مین بیے لوگ دوسرے جنم مین اپنی دلی مراد پانے
کے یقین پر اکثر اِس تیرتھہ مین اپنا سر آرے سے چروا ڈالتے
تھے شاہ جہان بادشاہ نے یہہ کام بُرا سمجھہ کر موقوف کردیا
اور وہ آرہ بھی توڑوا ڈالا کپتان ہجسن صاحب جمنوتری کا
حال اِسطرح پر لکھتے ہین کہ کوہ جمنوتری کے گوشہ جنوب و مغرب

مین کچھہ اوپر دس ہزار فٹ سمندر سے اونچا ایک برف کے ٹکڑے کے نیچے سے جو اوسوقت ساٹھہ گز چوڑا اور تیرہ گز موٹا تھا یہہ دریا کوئی گز بھر چوڑا اور پانچ چار انگل گہرا نکلتا ہی اوس برف کے ٹکڑے مین ایک روزن تھا کپتان صاحب اوس روزن کی راہ اوسکے اندر چلے گئے تو وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ اوس برف کی چھت کے نیچے پہاڑ کے پتھرون مین بہت سے سوراخ ہین اور اون سوراخون مین سے ادھن کی طرح کھولتا ہوا پانی نکلتا ہی غرض یہی پانی جمنا کی اصل ہی لیکن پہاڑ سے نکل کر جب یہہ میدان مین پہنچتی ہی تو پھر اتنی بڑی ہی کہ بڑے بڑے ناو بیڑے اسمین چلتے ہین سرجو جسے شریو گھر اگھرا دیو گا اور دیوا بھی کہتے ہین اور گنڈک اور کوسی جسکا صحیح نام کوشکی ہی اور تشٹھا جسے سنسکرت مین ترشنا اور ترسروتا بھی کہتے ہین یہ چارون ندی ہمالیہ کے بڑی پہاڑون سے نکل کر پہلی چھیرے سے کچھہ دور اوپر دوسری پٹنے کے سامھنے تیسری بھاگلپور

سے کچھ دور آگے بڑھکر اور چوتھی گنڈ تو یا کو لیتی ہوئی نواب گنج
کے پاس گنگا سے ملتی ہین گنڈک مین سالگ رام ملتے
ہین اسلیئے اوسے سالگرامی بھی پکارتے ہین کہتے
ہین کہ ہمالئے کے جانب شمال مین مکت ناتھ کے
پاس گنڈک کے کنارے جو ایک پہاڑ ہی یہہ ندی
سالگ رام کو اوسی مین سے بہالاتی ہی ہندو تو سالگ رام
کو ساکشات وشنو کا اوتار سمجھتے ہین اور انگریز لوگ اوسے
آمونیٹ کہتے ہین اور بتلاتے ہین کہ جسکو ہندو اوسے
چکر کا نشان جانتے ہین وہ طوفان کے وقت مین جب سب
سمندر کے جانور پہاڑون مین دب گئے تھے اونمین
سے ایک طرح کے چھوٹے سے جانور کا نشان ہی اِس
قسم کے جانور اب تک بھی سمندر مین موجود ہین اور اِس وضع کے
نشاندار پتھر اور بھی بہت پہاڑون مین ملتے ہین گنڈک مین
تیرنا اور گرتو یا مین نہانا ہندوون کے مت بموجب منع ہی
اور اسی طرح کرمناشا جو چھوٹی سی ندی بنارس اور بہار کے

صلعون کے بیچ بہکر گنگا مین گرتی ہی اوسکا پانی چھونے کے لئیے
سناہی ہی چنبل اور سون ہیہ دونو بندھیاچل سے نکل کر چنبل
تو اٹاوے سے بارہ کوس نیچے جمنا مین گرتی ہی اور سون
سرجو اور گنڈک کے مُہانون کے بیچ مین چھپرے کے سامہنے
دکھن سے اکر گنگا مین ملتی ہی سندھہ دریا جسے اٹک کا دریا
اور انگریز لوگ اندس کہتے ہین ہمالے کے پار گارو شہر کے
پاس کیلاش کے جانب شمال سے نکلا ہی اور سترہ سو ۱۷۰۰ میل
سے اوپر بہکر کئی دھارا ہوکہ جسمین سب سے بڑی کا پاٹ
مُہانے پر چھہ کوس سے کم نہین ہی ہندوستان کے شمال
جانب مین سمندر سے ملتا ہی اٹک کے نیچے پہاڑون
مین جگہہ کی تنگی سے یہہ دریا بڑے زور شور سے بہتا ہی
پاٹ وہان پر کچھہ اوپر پانچ سو ہاتھہ ہوویگا مگر پانی بہت گہرا
اور کشتیون کو اوس مقام مین بڑا ہی ڈر رہتا ہی جو کبھی پہاڑ سے
ٹکر کھاوین تو ایک دم مین ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین ہندوون
کے دھرم شاستر مین سندھہ پار جانا منع ہی لیکن کام پڑنے

سے سب جاتے ہین بلکہ اگلے زمانے مین ہمارے ملک کے
راجاؤن نے سندھ پار اوتر کر بہت ملک فتح کیئے ہین جھیلم
چناب راوی بیاسا اور ستلج یے پانچون ندیان ہمالے
سے نکل کر سب کی سب اکٹھی پنجند کے نام سے مٹھن کوٹ
کے نیچے سندھ مین گرتی ہین اور اِنھین پانچ ندیون سے
سیراب ملک پنجاب کہلاتا ہی اُن مین سے ایک ستلج تو ہمالے
کے شمال جانب مین مان سرودر کے پاس راون رد سے
نکلی ہی اور باقی چارون ہمالے کے جانب جنوب سے نکلتی
ہین جھیلم جسے شاسترین وِتستا لکھا ہی کچھ اوپر چار سو میل
بہکر جھنگ سے دس کوس نیچے چناب مین ملجاتی ہی اور راوی
بھی جسکا سنسکرت نام ایراوتی ہی کچھ اوپر چار سو مین بہتی ہوئی
ملتان سے بیس کوس اوپر اسی چناب سے آملتی ہی
بیاسا جسے بپاشا بھی کہتے ہین ابھے کنڈ سے نکل کر تخمیناً
دو سو میل بہکر ہری کے پتن کے پاس ستلج سے ملتی ہی اوسکی
تھاہ مین جو ریالو اکثر جگہہ ہی اس باعث جاڑون مین جب پانی

گھٹ جاتا ہی تو پایاب اُترنے مین بہت خبرداری کھنی پڑتی
ہی بلکہ کنارون پر بھی سنبھل سنبھل کر پیر دھرتے ہین پگڈنڈی
سے ہرگز باہر نہین جاتے ورنہ فوراً بالو مین گڑ جاوین اور ستلج
جسکا سنسکرت نام شتدرو ہی کچھہ اوپر آٹھہ سو میل بہکر بہاولپور
سے بیس ۲۰ کوس نیچے چناب سے مل پنجند کے نام سے تخمیناً
تیس ۳۰ کوس بڑھکر مٹھن کوٹ کے نیچے جیسا کہ ابھی اوپر لکھہ آئے
ہین سندھہ مین جا گرتی ہی چناب جسے سنسکرت مین چندر بھاگا
کہتے ہین ہمالے مین اپنے منبع سے مٹھن کوٹ تک کچھہ اوپر
چھہ ۶ سو میل لمبی ہی پہاڑون مین اِن دریاؤن کے درمیان جہان
پتھرون سے پانی ٹکرانے کے سبب کشتیون کا گذر ہرگز نہین ہو سکتا
جھولے یا چھینکے پر پار ہوتے ہین یا مشکون پر چڑھکر اُتر جاتے
ہین جھولا اوسے کہتے ہین کہ جو ندی کے ایک کنارے سے دوسرے
کنارے تک برابر کئی رسّے باندھکر اونھین تختون سے پاٹ
دیتے ہین آدمی اون تختون پر اپنے پاؤن سے چلکر پار ہو جاتے
ہین اگرچہ اجنبی آدمی کو اِس پر جانے مین بڑا ڈر لگتا ہی

کیونکہ چوڑان اوسکی اکثر ہاتھہ دو ہاتھہ سے زیادہ نہین رہتی
اور پاٹ ندیون کا سّو سو دو دو سو ہاتھہ ہوتا ہی اور سہارا ہاتھہ
سے تھامنے کو صرف دو تین رسّون کا ملتا ہی لیکن جھینکا اِس سے
بھی بدتر ہی وہ ایک رسّا ہوتا ہی اس پار سے اوس پار بندھا
ہوا اور اوسمین ایک جھینکا لٹکا ہوا اور پھر جھینکے مین ایک
رسّی بندھی ہوئی آدمی اوس جھینکے مین بیٹھہ جاتا ہی تب ملاح
اوسے اوس رسّی سے جسکا ایک سرا اوس جھینکے مین بندھا
ہوا اور دوسرا دوسرے کنارے پر اونکے ہاتھہ مین رہتا
ہی کھینچ لیتے ہین جب جھینکا بیچ مین پہنچکر رسّی کے جھٹکون سے
ہلنے لگتا ہی اور نیچے دریا سمندر کی طرح پتھرون سے ٹکراتا ہوا
نظر پڑتا ہی تب انجان آدمی کا تو ہوش اُڑ جاتا ہی اور کیونکر نہ
اُڑے جو رسّی ٹوٹے تو حضرت بیچ ہی مین لٹکتے رہجاوین اور
جو رسا ٹوٹے تو پھر دریا مین غوطے کھاوین مشک پر ایسی دہشت
نہین ہی جہان پانی کا زور بہت نہین ہوتا وہان ملاح جسے
پہاڑ مین دریائی کہتے ہین اپنی مشک پر پیٹ کے بھل

پڑ جاتا ہی اور پار ہونے والا اوسکی پیٹھہ پر دوزانو ہو بیٹھتا ہی
وہ ملاح اپنے پیرون کی تو پتوار بناتا ہی اور دونو ہاتھون مین
دو چپّو رکھتا ہی اونھین کھیکر پار پہنچ جاتا ہی مشک روجھہ
یا بیل کے چمڑے کی بنتی ہی اور بہت بڑی ہوتی ہی برہمپتر
جسے تبت والے سامپو کہتے ہین مان سرور کے پاس
ہمالے کے اُتر جانب سے نکلکر کچھہ اوپر سولہ سو میل بہتا
ہوا سمندر کے پاس آکر گنگا مین ملجاتا ہی نربدا سون کے منبع
سے پاس ہی نکلکر سات سو میل بہتی ہوئی بھڑونچ کے پاس
کھنبھات کی کھاڑی مین جا گرتی ہی اور اوسکے مہانے
سے کچھہ دور دکھن رخ سورت سے دس کوس نیچے تاپتی
جو بیتول کے پاس پہاڑ سے نکلی ہی ساڑھے چار سو میل
بہکر سمندر سے ملگئی ہی مہاندی ناگپور کی عملداری سے
نکلکر پانچ سو میل بہتی ہوئی کٹک کے پاس کئی دھار ہوکر
سمندر مین گری ہی گوداوری پچھم گھاٹ مین ترنبک سے
نکلکر بردا اور بان گنگا کو جو دونو ندیان گونڈوانے کے

علاقے سے نکلی ہین لیتی ہوئی نو سؤ میل بہکر راج مہیندری کے نیچے سمندر سے ملی ہی کرشنا بھی اِنھین پہاڑون مین ستارے کے نزدیک مہابلیشور سے نکلکر مال پرب گت پربھ بھیما تنگ بھدرا وغیرہ ندیون کو جو اُنھین پچھم گھاٹ کے پہاڑون سے نکلی ہین لیتی ہوئی سات سو میل بہکر مچھلی بندر کے پاس سمندر سے ملگئی ہی جتنے قسم کے قیمتی پتھر ہیرا السنیا وغیرہ اِس ندی کے بالو مین ملتے ہین اوتنے اَور کسی مین بھی ہاتھ نہین لگتے اَور کاویری نیل گری مین آنکمند سے نکل کر کچھ اُوپر چار سؤ میل بہتی ہوئی ترچناپلی سے تھوڑی دور آگے سمندر مین کھپ گئی ہی دکھن کے پہاڑون مین ان کرشنا کاویری وغیرہ ندیون کے درمیان جہان کشتی کا گذر نہین ہو سکتا بانس کی ٹوکری مین جو چمڑے سے مڑھی رہتی ہی بیٹھکر پار اُترتے ہین غرض نامی ندیان تو یہی ہین جنکا بیان ہوا اور باقی چھوٹی چھوٹی تو اتنی ہین کہ جنکی گنتی بتلانا بھی مشکل ہی مگر اونمین سے بہت اِنھین اُوپر لکھی ہوئی ندیون مین

ملگئی ہین ہندوستان کی ندیان برسات مین سب بڑھتی ہین
مگر جو ہمالے کے برفی پہاڑ سے نکلی ہین وہ گرمی مین بھی برف
گلنے کے سبب کچھہ تھوڑی بہت بڑھہ جاتی ہین نقشے مین ندیون کا
بہاو دیکھنے سے ملک کا نشیب و فراز بھی بخوبی معلوم ہو جاتا ہی
جہان سے ندیان نکلتی ہین وہان ضرور پہاڑ یا اونچی زمین رہتی ہی اور جس
طرف کو وے بہتی ہین وہ اوس سے نیچی اور نشیب
مین ہوتی ہی

نہر بڑی اِس ملک مین دو ہی ہین ایک تو جمنا کی جو پہاڑ
سے کاٹ کر دلی مین لائے ہین اور جسکا ایک شعبہ پچھم مین
ہریانے تک پہنچ کر وہان ریگستان مین کھپ جاتا ہی اور دوسری
گنگا کی جو ہردوار سے کاٹ کر دوآبے مین لائے ہین جمنا
کی نہر تو فیروز شاہ تغلق جو ۱۳۵۱ء مین تخت پر بیٹھا تھا پہاڑ سے
سفیدون کے پرگنے تک جو دلی سے تخمیناً تیس کوس ہو وے گا
اور شاہجہان سفیدون سے دلی تک لایا تھا لیکن پھر دو بہت دن
تک بے مرمت پڑی رہنے سے بالکل خشک ہو گئی تھی سو اب

نہر

سرکار انگریزی نے بخوبی مرمت کروا دی اور پانی پھر اوسی طرح سے جاری ہو گیا لوگون کو بڑا آرام ہوا دلی والون کے گویا سوکھے کھیت پھر لہلہائے اور گنگا کی نہر سرکار انگریزی کی طرف سے بنکر طیار ہوئی ہی اِس نہر کے جاری ہو جانے سے اب قحط اِس دوآبے مین کبھی نہین پڑیگا

جھیل

جھیل ہندوستان مین بڑی کوئی نہین اور چھوٹی چھوٹی بھی بہت کم ہین چلکا کٹک کے پاس ۳۵ پینتیس میل لمبی آٹھ ۸ میل چوڑی ہی پانی کھارا اور کچھہ کم زیادہ دو لاکھہ من نمک ہر سال وہان اوس سے طیار ہوتا ہی پلی کاٹ یا پلیا گٹ جسے کوئی پُرلے گھاٹ بھی کہتا ہی اِتنی ہی بڑی کرناٹک مین ہی کولیر وکرشنا اور گوداوری کے بیچ مین چھیالیس ۴۶ میل لمبی اور چودہ ۱۴ میل چوڑی ہو گی سانبھر جے پور اور جودھپور کی عملداری کے بیچ مین بیس ۲۰ میل لمبی اور دو ۲ میل چوڑی ہی

سا بھر نمک اوسی مین پیدا ہوتا ہی جب گرمی مین اوسکا
پانی سوکھتا ہی تو اوسکے کنارون پر بہہ نمک جم جاتا ہی لوگ
کھود کھود کر اُٹھا لاتے ہین اور اکثر اوسکے کنارون پر کیار یان
بنا کر اونمین اوسکا پانی بھر دیتے ہین وہ بھی سوکھ کر نمک بن
جاتا ہی اُوُلَرْ کشمیر کے علاقے مین ۱۶ سولہ میل لمبی اور ۸ آٹھ میل
چوڑی اور گہری اِتنی ہی کہ ابتک کسی نے اوسکی تھاہ نہین
پائی وِتَستا ایک طرف سے اوسکا پانی لیتی ہوئی بہی ہی سنگھاڑے
اوسمین بہت ہوتے ہین

نباتات

اب سوچنا چاہیے کہ جس ملک مین اتنی ندیان بہتی ہین
اور پانی کی ایسی افراط ہی تو پھر اوسکی زمین اوپجاؤ اور زرخیز
کیون نہو اور یہی باعث ہی کہ جو اِس ملک کی زمین زرخیزی
مین مشہور بلکہ ضرب المثل ہو گئی ہی یہان سال مین دو فصل
اور کہین تین تین فصل بھی کاٹتے ہین اور ایسی شاذ و نادر
کوئی چیز نکلیگی جو یہان پیدا نہوتی ہو برفستان اور ریگستان
میدان اور کوہستان سمندر سے نزدیک اور سمندر سے دور

گرم اور سرد خشک اور تر سب طرح کے ملکون کے پھل پھول دوا اور غلّے یہان موجود ہین آدمی کی طاقت نہین جو یہان کے جنگل پہاڑون کی جڑی بوٹیون کا بھید جان لیوے یا جتنے اقسام کے درخت اونمین ہوتے ہین سب کی گنتی کرے مگر صرف وے سب کہ جو ہمیشہ ہم لوگون کے کام مین آتے ہین اونکا نام نیچے لکھا جاتا ہی کھیت مین یہان جَو گیہون چاول چنا جوار باجرا مونگ موٹھ مکی اُرد مسور مٹر کودو کراد ارہر مڑوا تِل تیسی رائی سرسون زیرا سونف اجواین دھنیا کاہو کاسنی میتھی گنگنی سانوا چینا کولتھہ باتھو پٹھا پھرا رگی سونٹھہ ہلدی سن تنبا کو مجیٹھہ مرچا کشم کپاس پوست نیل اوکھ کیر کچور رینڑی اروی شکر قند زمین قند رتالو بنڈا کھیرا ککڑی ترئی آرئے کدو کوہڑا پیٹھا تربوز خربوزہ بھنڈی بوڑا

سیم آلو گوبھی پلول کریلا مولی گاجر شلغم
پیاز لہسن ہینگ آدی چک چقندر بیگن
اور باغ اور جنگل پہاڑ مین سیب ناشپاتی بہی
گلاس بادام پستہ انگور آلوچہ آلو بخارا
شاہدانہ شفتالو شہتوت زردآلو اخروٹ
آم امرود انار آملا کولا سنترا جامن
گلاب جامن لوکٹ لیچی پھالسا کھرنی کیلا
کمرکھ انجیر شریفہ نیبو چکوترا اننّاس
پپیا کٹہل بڑہل کروندا ہڑ بہیڑا بیر بیل
اِشٹابری مکو رس بھری کیبھل تاڑ کھجور
ناریل سُپاری تیزپات چھوٹی بڑی اِلایچی
جایپھل جاوتری دارچینی قہوہ ساگو چندن رکت چندن
کالی مرچ کباب چینی کافور جٹا مانسی اگر گوگل
دھوپ لوبان مُشک عنبر رسوت ساگون سال
سیسون تُن نیم اِملی مہوا کیکر باکر کھیر

تیکھر جیرونجا پلاس ریٹھا سیمل ٹر پیپل گدنب
کچنار گیت آمڑا جلپائی املتاس مولسری
چمپا ہرسنگار چیل چلغوزہ کیلو کایل روبان
براس دیوار گگڑ مہرو بھوج پتر بیدمشک
چنار سفیدا سرو بانس بید نرکٹ کش
کلک دوب بنفشہ چاے مہدی بھانگ
دھتورا پان ٹیٹی پھوک کریل آگ جھڑبیری
اور پھلواریون مین گلاب کیوڑا بیلا چنبیلی جاہی جوہی
سیوتی مدن بان موگرا راے بیل نرگس سُگندھرا
سوسن گیندا گل داؤدی گل مہدی گل دُپہریا
گل عباس گل خیرو گل اشرفی سورج مکھی بابونہ
نازبو لٹکن جھومکا اِمرلیس ڈیلیا اور پانی مین
کول کمودنی مکھانا سُولا سنگھاڑا کسیرو وغیرہ
کثرت سے ہوتے ہین سواے اِنکے بہت سے پھول پھل
کے درخت اب انگریز لوگون نے دوسرے ملکون سے لاکر یہان

لگائے ہین اور لگائے جاتے ہین کہ جنکا ہندی مین نام ہی نہین ملتا ڈاکٹر والچ صاحب نے چار سو چھپن قسم کی لکڑی جنسے کہ یہان کاٹھ کی چیزین بنتی ہین جمع کی تھین سہارنپور مین سرکاری باغ کے درمیان پانچ ہزار قسم سے زیادہ اور کلکتے مین سرکاری باغ کے درمیان جسکا گھیرا قریب تین کوس کے ہوگا دس ہزار قسم سے زیادہ درخت اور پودھے لگائے ہین اور ڈاکٹر وٹ صاحب صرف مندراج حافظے سے لاکھ قسم سے زیادہ درخت اور پودھے جمع کر کے انگلستان کو لیگئے گیہون ناگپور کا مشہور ہی چاول باڑے کا سا جو پشاور کے ضلع مین ہی کہین نہین ہوتا بلاؤ بہت مزہ دار اور خوشبودار بنتا ہی سیر بھر چاول سیر ہی بھر گھی سوکھتا ہی اور پھول کر چار سیر کی برابر ہو جاتا ہی جسکو ملتانی باتھو کہتا ہیں پھر ایسے چاردن ادنی قسم کے غلے صرف ہمارے پہاڑی علاقون مین ہوتے ہین اور رگی دکھن کے پہاڑون مین بنتا کو بھلے سا کہین نہین ہوتا اِس پیڑ کا یہان پہلے کوئی نام بھی نجانتا تھا جہانگیر بادشاہ کے اشتہار سے جسکا

ذکر او سنے اپنی کتاب مین لکھا ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کام کی
چیز اول ہی اول اوسکے یا اوسکے باپ اکبر کے وقت مین کی
فرنگی لوگ امریکا سے لائے ابتو اتنا پھیل گیا کہ لوگون کو
اس بات کا یقین آنا بھی مشکل ہی کپاس اگرچہ امریکا مین بھی ہوتا
ہی لیکن پرانے برّ اعظم کے سب ملکون مین اِسی بھارت برش
سے پھیلا سکندر جب ستلج تک آیا تھا تو اوسکے ساتھہ والون
نے کپاس کا پیڑ دیکھکر بڑا تعجب کیا اور اپنی کتاب مین اوسکا
نام اون کا پیڑ لکھا اور اوسکی یہہ شرح کی کہ یونان مین جو اون بھیڑون
کی پیٹھہ پر جمتا ہی وہ ہندوستان مین پیڑون کے بیچ پھلتا
ہی بیچارون نے روئی پہلے کبھی نہ دیکھی تھی صرف پوستین
اور اونی کپڑے پہنتے تھے یہان روئی مالوے کے درمیان
بہت پیدا ہوتی ہی پوست جس سے افیون نکلتی ہی مالوے مین
بہت ہوتا ہی اور وہان کی افیون اول قسم کی گنی جاتی ہی سواے
اِسکے بنارس اور پٹنے کے آس پاس بھی بہت بویا جاتا ہی نیل
ترہت مین بہت ہوتا ہی اور کچھہ اِسی جگہہ سے بہت ولایتون

مین بھلی ہی پُرانے یونانیون نے اس ملک کی چاشنی چکھا کر
بڑا تعجب کیا اور کتابون مین لکھا کہ ہندوستان کے آدمی بھی
مکھیون کی طرح نرکٹون کے رس سے شہد بناتے ہین کیسر یعنی زعفران
کی کھیتی کشمیر کے صرف پامپور پرگنے مین ہوتی ہی اوُر کہین نہین
جمتی وہان کیسر اونچی زمین پر بوتے ہین جسمین پانی بالکل نہ ٹھہرے
آبپاشی کبھی نہین کرتے جڑ اوسکی پیاز کے گٹھے کی طرح
ہوتی ہی اور وہی گٹھے بوئے جاتے ہین جڑ اور پتے
اوسکے کُش گھاس سے ملتے ہین اور پھول اودے رنگ کا
کوار کاتک مین کھلتا ہی اوسی پھول کے اندر زرد زرد ریشے
یعنی یہہ کیسر ہوتی ہی کشمیر مین کیسر پندرہ ١٥ روپئے سیر ملتی ہی اور
چالیس ۴۰ پچاس ہزار روپے کی پیدا ہوتی ہی تربوز شیرینی مین
الہ آباد کا مشہور ہی اور خربوزے جمائی آگرے کے آلو
گوبھی بھی ہندوستان کی ترکاری نہین ہین تنباکو کی طرح
امریکا سے آگئین شلغم بھوٹان مین بہت بڑا اور میٹھا ہوتا
ہی پیاز بمبئی کی مشہور ہی ہینگ کابل سندھ اور ملتان

کی طرف ہوتا ہی سیب ناشپاتی بہی گلاس بادام
پستہ انگور آلوچہ آلو بخارا شاہدانہ شفتالو شہتوت
زردالو اخروٹ یہ سب کشمیر مین بہت اچھے اور کئی
قسم کے ہوتے ہین اور ہمارے کے متصل دوسرے ملکون
مین بھی ملتے ہین مگر گلاس کشمیر کے سوا اَور کہین نہین ہوتا
بہت نازک اور وہان کے میوون کا سردار ہی فصل اسکی
پندرہ بیس روز سے زیادہ نہین رہتی ساون کے مہینے مین
پھلتا ہی انگور کشمیر مین کشمشی بہت اچھا ہوتا ہی بیج اسکے
نہین گچھے کا گچھا شربت کے گھونٹ کی طرح نگل جاؤ مگر کنادر سا
اس ولایت مین کہین نہین ہوتا گچھے اور دانے بھی بڑے
اور نہایت میٹھے ہوتے ہین اور وہان سستے بھی اتنے
کہ چار پیسے کو ایک آدمی کا بوجھ لیلو شفتالو جمبے سے بہتر دوسری
جگہہ نہین پھلتا آم بمبئی کے برابر کہین نہین ہوتا مگر بنارس
اور مالدہ کا بھی بہت مشہور ہی اِس ملک کا خاص میوہ ہی
دوسری ولایت مین نہین ملتا اور دنیا کے سب میوون کا

نجو رُبھی اِسکا نام اَمرِت پھل لوگون نے بہت ٹھیک رکھا اَمرت
بھی اِس سے زیادہ لذیذ نہو گا بڑے آم سیر سیر سے بھی اُوپر
وزن مین اُترتے ہین آملا اور امرود بنارس مین بہت
عمدہ ہوتا ہی گولا سلہٹ سا شیرین کہین نہین پایا جاتا اور وہان
اِسکے جنگل کے جنگل کھڑے ہین روپئے کے ہزار ہزار تک بکتے
ہین کٹھل اِتنا بڑا ہوتا ہی کہ شاید ایسے ویسے کمزور آدمی سے اُٹھ
بھی نسکے اِتنا بڑی بکوریش بھری اور گنبھیل اُترا کھنڈ کے
ملکون مین اچھے ہوتے ہین ہڑ بلاسپور کی مشہور تھی مگر سو کھی
ہوئی دو تولے سے بھاری نہین ہوتی تھی اب اوسکا وہ
درخت سوکھ گیا تاڑ دکھن پائین گھاٹ مین اِتنے بڑے
ہوتے ہین کہ اوسکے دو تین پتون سے چھپر چھا جاوے
ناریل اور سپاری سمندر کنارے کے ملکون مین جمتے ہین
دور نہین ہوتے تیزپات الایچی جاپھل جاوتری دارچینی قہوہ
ساگو چندن رکت چندن اور کالی مرچ کے درخت دکھن مین
خاص کر کے تائو کنیرل کچھی اور تروانکوڑ و کے درمیان

ہوتے ہین تیزپات اور بڑی الائچی نیپال مین بھی افراط سے اُگتی
ہی ساگو کے درخت کی ٹہنیان کاٹ کر اونھین پانی مین کوٹتے
بھگاتے اور دھوتے ہین اونکا جو ست نکلتا ہی اوسی کو چلنی سے
گرم توون پر چالتے ہین وہ بھن کر دانے دانے سا ہو جاتا
ہی اور ساگو دانے کے نام سے بکتا ہی چندن اور رکت چندن
کے پیڑ وہان پچھم گھاٹ مین ملیا گر پر بہت ہین چندن مین جو
چیز رہے اوسمین کہتے ہین کہ کیڑا اور مورچہ نہین لگتا اِس لیئے
ہتھیار وغیرہ چیزون کے رکھنے کے واسطے جسمین زنگ یا کیڑا
لگنے کا خوف ہی امیر لوگ چندن کے صندوق بنواتے ہین
سنگلاخ زمین مین چندن کے درخت اچھے ہوتے ہین
اور سب سے اعلی چندن اون درختون مین اوس مقام کا ہی جو زمین کے
نیچے اور جڑ کے ریشون سے اوپر رہتا ہی اور جسکا رنگ خوب
گہرا ہوتا ہی چندن کاٹ کر مہینے دو مہینے تک مٹی مین داب
رکھتے ہین حکمت اوسمین یہہ ہی کہ اوپر کا چھلکا جہان تک
ناکارہ ہوتا ہی بالکل دیمک کھا لیتی ہی اور خوشبودار گودا

سارا باقی رہجاتا ہی کالی مرچ آشام مین بھی بوتے ہین اور
کافور کا درخت منی پور مین جمتا ہی اگر سلہٹ کے جنگل مین
اور گوگل سندھ مین ہوتا ہی لوبان کے پیڑ ترَوانکوڑ مین
اور سبز اور رسوت کے درخت کانگڑے مین کثرت سے
ہین ساگون کی لکڑی کے جہاز بنتے ہین اِسلیئے وہ بڑے کام
کی چیز ہی یہہ درخت اکثر پچھم گھاٹ پر اور جیٹ گانو مین سمندر
کے متصل ہوتا ہی اور سال جبکا ہردوار کے پاس پہاڑ کی
ترائی مین بڑا بھاری جنگل ہی اکثر عمارت کے کام مین آتا ہی
کھیر تیکھر حیرو نجا بہت کرکے بندھیہ کے پہاڑ مین اور چیل چلغوزہ
کیلو کایل روبان بر اُس دیودار اگر دھوپ بھوج پتر ہمالے کے
کوہستان مین ہوتے ہین چیل کا گوند بروزہ اور تیل تارپین
کہلاتا ہی پہاڑی لوگ شمع اور مشعل کی جگہہ رات کو اُسکی
لکڑی جلاتے ہین کیلو کایل اور دیوار یہ تینون صنوبر کی
قسم مین اور سوا سو ہاتھ سے بھی زیادہ اونچے ہوتے ہین بان
کو انگریزی مین اوک کہتے ہین بر اُس کے پھول لال لال بہت

بڑے اور خوبصورت ہوتے ہین بھوج پتر اوسی جگہہ ہوتا ہی جہان
سے برفستان کا آغاز ہی بارہ ۱۲ ہزار فٹ سے نیچے ہرگز
نہین اوگتا بید مشک چنار اور سفید اپے کشمیر کے درخت ہین
بید مشک سے کیوڑے کی طرح عرق نکالتے ہین وہ کیوڑے
سے بھی زیادہ فائدہ رکھتا ہی بید پچھم گھاٹ کے پہاڑون مین
سوا دو سو ۲۲۵ فٹ تک لمبا ہوتا ہی چاے کے پیڑ اب سرکار کے
حکم بموجب دیہرہ دون اور کانگڑے کے پہاڑون مین لگنے
لگے ہین پہلے چاے چین کے سوا اَور کہین نہین ہوتی تھی
مگر اب معلوم ہوتا ہی کہ اِن اُتراکھنڈ کے پہاڑون مین بھی ویسی
ہی ہو جاویگی سرکار نے اِس بات کے لیئے بہت روپیہ خرچ
کیا ہی اور اوسکی طیاری کے واسطے چین سے بلا کر وہان
کے آدمی نوکر رکھے ہین کیونکہ جب پیڑ سے پتے توڑتے
ہین تو اونکو آگ پر گرم کر کے ہاتھون سے ملنے مین بڑی
ہوشیاری اور واقفکاری چاہیئے کئی بار اونکو آگ پر سکنا پڑتا ہی اور
کئی بار ہاتھون سے ملنا ناواقف آدمی سے یہہ کام کبھی نہین

بن پڑتا آشام کے ضلع مین بھی بوئی جاتی ہی پان
اِس ملک کی تحفہ چیزون مین گنا جاتا ہی بلکہ یہہ بھی ایک رتن
کہلاتا ہی مکھانا پرنیا کے تالابون مین پھلتا ہی گلاب غازی پور
اور اجمیر مین بہت ہوتا ہی اور چنبیلی جونپور اور باڑھ مین لیکن
سب سے زیادہ تعجب کا درخت ہندوستان مین بڑ ہی جسکی
تعریف دوسری ولایت والون نے اپنی کتابون مین بہت
ہی لکھی ہی جس کسی مقام مین پانی کے نزدیک کوئی پرانا بڑ ہوتا
ہی اور اوسپر طاؤس اور بندر ناچتے کودتے ہین نہایت
دلچسپ اور پرفضا معلوم ہوتا ہی اور اوسکی بہت سی ٹہنیان
جو زمین مین جڑ پکڑتی ہین گویا دالان اور بارہ دریان بن
جاتی ہین ایک بڑ کا درخت جسے لوگ تین ۳۰۰۰ ہزار برس کا پرانا بتلاتے
ہین نربدا ندی کے کنارے بھڑونچ کے پاس اتنا بڑا ہی
کہ جسکے نیچے سات ۷۰۰۰ ہزار آدمی اچھی طرح آرام سے ڈیرہ کر سکین
اوسکا گھیرہ چودہ ۱۴۰۰ سو ہاتھہ کا ہوویگا اور اوسکی ٹہنیان جو
زمین مین جڑ پکڑ گئی ہین تین ۳۰۰۰ ہزار سے کم نہین

نام اوسکا وہان والے کبیر بٹرسے کہتے ہین +

حیوانات

جاننا چاہیے جہان پانی اور نباتات کی اسقدر کثرت ہوگی وہان حیوانات بھی ضرور زیادہ رہینگے جنگلی جانورونمین ببر شیر بگھیرا چیتا تیندوا ہاتھی گینڈا ارنا ریچھ سوور بھیڑیا ہرن بارہ سنگھا روجھ پاڑھا ساہی گیدڑ لومڑی خرگوش سیاہ گوش بن بلاؤ اود بلاؤ طرح بطرح کے بندر اور لنگور کستوریا ہرن گگر سکین گھوڑل سراگاے ایل گلہری نیولا گرگٹ اور گھریلو جانورون مین گھوڑے گدھے اونٹ خچر گاے بھینس بھیڑ بکری دنبے کتے بلی اور پرندون مین منال جیجورانا کھلیج پلاش کستورا اونکار نوری باندھنو چکور تیتر بٹیر مرغ مرغابی سارس بگلا بطک چکوا لال بلبل لوا توتا مینا کاگا کوا طاؤس کوکلا اگن سشبا ما ہرموا کویل پپیہا باز بہری

شکرا شاہین گدھ چیل کوا ہدہد کھنجن
بیا گوریا پنڈکی کبوتر انکے سوا چوھے چھچھوندر
چمگادڑ سانپ اجگر بچھو گوہ کنکھجورا مچھر
پسیو مکھی شہد کی مکھی بھڑ بھونرا جگنو
تیتلی دیمک اور ریشم قرمز اور لاکھ کے کیڑے بھی اس
ملک میں بہت ہوتے ہین ندی اور تالابون مین مچھلی مینڈک
جونک اور کچھوے رہتے ہین اور بڑے دریاؤن مین مگر
اور گھڑیالون کا ڈر ہی دکھن مین سمندر کے کنارے کوڑی
اور موتی والے سیپ بھی ہوتے ہین ببر اوس قسم کا شیر
ہی جسکی گردن پر گھوڑے کی بالون کے سے جھبڑ جھبڑے
بال رہتے ہین اور زور اور دلیری مین شیر سے کہین زیادہ
ہوتا ہی سنسکرت مین اوسے سنگھ اور کیسری اور انگریزی
مین لائن کہتے ہین یہ جانور اب بہت کم رہگئے کبھی
کبھی ہریانے کے جنگلون مین ملجاتے ہین شیرون کی ترائی
اور سندربن مین کثرت ہی چیتا یہان کے امیر ہرن مارنے

کے لیئے پالتے ہین شکار کے وقت اس جانور کو آنکھون مین
پٹی باندھ بہلی پر بٹھا ساتھ لیجاتے ہین جب کسی طرف ہرنون کا
جھنڈ نکلتا ہی تو فوراً اوسکی آنکھ سے پٹی ہٹا دیتے ہین اور وہ
بجلی کی طرح لپک کر اونمین سے ایک کو جا ہی دباتا ہی ہاتھی اور
گینڈے رنگ پور سلہٹ آشام تیرا اور چٹ گانو کے جنگلون
مین بہت ہین مگر ہاتھی دکھن کے جنگل مین بہت اچھا ہوتا ہی
اور ہمالے کی ترائی مین جو پکڑا جاتا ہی وہ ایسا بڑا اور اوسکا
چہرہ اتنا ابھرا ہوا نہین رہتا ہاتھی پکڑنے کے لیئے جنگلون مین
گڑھے کھود کر مٹی سے بے معلوم ڈھک دیتے ہین جب ہاتھیونکا
جھنڈ ادھر آتا ہی تو جو اونمین گر رہتا ہی اوسی کو پکڑ لاتے
ہین مگر سندربن کے نزدیک زمین دلدل ہونیکے باعث گڑھا
کھودنا مشکل ہی اسواسطے ہاتھی کے پکڑنے والے چالیس پچاس
آدمی اکٹھا ہو کر پلے ہوئے ہاتھیون پر سوار ہو بڑے بڑے مضبوط
رسون کے پھندے بنا کر جنگل مین جاتے ہین جب جنگلی ہاتھی
انکے ہاتھیون کے مارنے کے لیئے ہلا کر کے آتے ہین تو یہ

اونکو پھندون مین پھنسالیتے ہین کوئی اوسکی گردن مین رسا
ڈالتا ہی اور کوئی دم مین کوئی اوسکی سونڈ مین پھنساتا ہی اور کوئی
پیر کس لیتا ہی غرض اون رستون کا ایک ایک سرا اون پلے
ہوئے ہاتھیون کی کمر مین بندھے رہنے کے سبب پھر وے
جنگلی ہاتھی بھاگ نہین سکتے اور چارون طرف سے جکڑ جاتے
ہین مگر اس کام مین خطرہ جان بڑا ہی اسلیئے اکثر ہاتھی پکڑنے
والے ایک بڑا باڑا بناتے ہین خوب مضبوط مضبوط لکڑے
گاڑ کر اوسکے گرد خندق کھود دیتے ہین اندر جانے کو صرف
ایک دروازہ رکھتے ہین لیکن وہ بھی اس وضع کا کہ جیسے جنگلون
مین جانے کی راہ رہتی ہی جو ہاتھی کو معلوم پڑ جاوے کہ یہہ دروازہ
آدمی کا بنایا ہی تو ہرگز اوسکے اندر پیر نہ دھرے کیونکہ یہہ
جانور بڑا ہوشیار ہوتا ہی اور اوس باڑے سے ملا
ہوا اوسی طرح کا ایک چھوٹا سا باڑا رکھتے ہین کہ جسمین جاکر
پھر ہاتھی گھوم نسکے غرض جب وہ باڑے طیار ہو جاتے ہین تو
بہت سے آدمی اون جنگلون کو جا گھیرتے ہین کہ جنمین ہاتھی

رہتے ہین اور دور دور سے اِس طرح پر ڈھول وغیرہ کی آواز بن
کرتے ہین اور آگ جلاتے ہین کہ اون ہاتھیون کا جھنڈ ہٹتے ہٹتے
اوسی باڑے کے دروازے پر آجاتا ہی اور جب سارے
ہاتھی اوس باڑے کے اندر چلے جاتے ہین تو یہ لوگ فوراً
اوسکا دروازہ خوب مضبوط بند کر دیتے ہین جب ہاتھی کوئی راہ
نکلنے کی نہین پاتے اوسوقت جو اونکو غصہ ہوتا ہی وہ تماشا
دیکھنے لائق ہی غرض کچھہ دن مین بھوکھہ پیاس اور دوڑنے
سے وے سست اور کاہل ہو جاتے ہین تب اندر سے اوس
چھوٹے باڑے کا دروازہ کھول لیتے ہین اور جونہی ایک
ہاتھی اوسکے اندر آجاتا ہی فی الفور اوسکو بند کر دیتے ہین اوس
چھوٹے باڑے کے گرد مچان بندھے رہتے ہین ہاتھی جگھہ
کی تنگی سے گھوم بھی نہین سکتا بالکل بے قابو ہو جاتا ہی یہ
مچانون پر چڑھکر اچھی طرح اوسے رسّون سے جکڑ لیتے ہین اور
اون رسّون کو اپنے سدھے ہوئے ہاتھیون کی کمر سے
کسکر تب اوسے باہر نکال لیتے ہین اور کسی درخت سے باندھہ دیتے

ہین اِسیطرح ایک ایک کرکے جب سب ہاتھیون کو نکال چکتے ہین تب پھر آہستہ آہستہ اونکو کھلا پلا کر بتدریج آدمیون سے بر جا لیتے ہین سابق مین یہان کے راجا اور بادشاہ لڑائی کے وقت دشمن کی فوج کے سامھنے اپنے سدہائے ہوئے مست ہاتھیون کی سونڈون مین دو دھارے کھانڈے دیکر ہلوا دیتے تھے مگر اب توپ کے آگے بیچارے ہاتھی کی کیا پیش جا سکتی ہی صرف سواری اور باربرداری کے کام مین آتے ہین پورس راجا نے جھیلم کے کنارے پر ۱۰ دس ہزار جنگی ہاتھیون کے ساتھ سکندر کا مقابلہ کیا تھا آصف الدولہ کے پاس سب سے بڑا ہاتھی جو تیرا کے جنگل سے پکڑا گیا تھا ساڑھے دس فٹ اونچا تھا مگر اسکاٹ صاحب کے لکھنے سے دریافت ہوا کہ اونھون نے اوس جنگل مین بارہ ۱۲ فٹ دو ۲ انچ تک اونچا ہاتھی سنا تھا روس کے بادشاہ بڑے پیٹر کو ایران کے بادشاہ نے جو ہاتھی تحفہ بھیجا تھا اور جسکی کھال اب تک وہان کے عجائب خانے مین رکھی ہی سولہ ۱۶ فٹ اونچا تھا معلوم نہین کہ اِسکی جگہ

سے گیا تھا یا کسی دوسرے ملک سے آیا گینڈے سے مضبوط
دنیا مین کوئی دوسرا جانور نہین اسکا چمڑا ایسا کڑا ہوتا ہی کہ سیسے
سوا گولی کے تیر تلوار اور کوئی بھی ہتھیار کچھہ کام نہین کرتا
ڈھال اچھی اوسی کے چمڑے کی بنتی ہی اِس جانور سے
نہ شیر لڑنا چاہتا ہی اور نہ اِسکو ہاتھی چھیڑتا ہی اِسے جنگل کا
شاہنشاہ کہنا چاہیئے اگرچہ ڈیل ڈول مین ہاتھی سے چھوٹا
ہی مگر جب اوسکے پیٹ مین اپنی کھاگ مارتا ہی تو پھر
ہاتھی چت ہی گر پڑتا ہی اور گینڈے کا کچھہ بھی نہین کر سکتا
یہہ جانور صرف گھاس پیتے کھاتا ہی اور جب تک کوئی اسے
نہ ستاوے تو یہہ بھی کسی جاندار کو کچھہ تکلیف نہین دیتا آرنا
بھینسا بھی بڑا خوفناک جانور ہی کسی کے سینگ تو دس فٹ
تک لمبے ہوتے ہین کستورا یا ہرن ہمالیے کے پہاڑون
مین ہوتا ہی لوگون نے یہہ بات بہت غلط مشہور کر رکھی ہی
کہ اوسکے پیر کی نلی مین جوڑ نہین ہوتا اور وہ بیٹھہ نہین سکتا
جسطرح اَور سب جانور چلتے پھرتے دوڑتے بیٹھتے ہین اِسیطرح

وہ بھی سب کام کرتا ہی جاڑون مین جب اونچے پہاڑون
پر برف بہت پڑ جاتی ہی تب یہہ نیچے اُترتا ہی اوسی دنون مین
اسکا شکار ہوتا ہی اِس جانور کی ناف مین ایک چھوٹی سی تھیلی
رہتی ہی جسکو نافہ کہتے ہین اوسکے اندر مشک ہی جب اوسے مارکر
پیٹ سے نافہ نکال لیتے ہین تو مشک اوسمین لہو اور گوشت کی
طرح تر اور نمناک رہتا ہی دھوپ مین رکھ کر سُکھا لیتے ہین
جو مشک کھانے مین بہت تلخ اور تیز ہو اوسے اصل و خالص
اور جو کسیلی یا دوسرے مزے پر ہو اوسے بناوٹ سمجھنا چاہیے
بڑ بڑ گگڑ سکین گھوڑکل سُرا گائے اور اَئیل یے سب جانور
برفی پہاڑون کے نزدیک ہوتے ہین سکین ایک طرح کا
جنگلی بھیڑا ہی لیکن سینگ اوسکے ایسے بھاری ہوتے ہین کہ ایک
آدمی سے نہین اُٹھ سکتے گائے کو سُرا اور بیل کو یاک
کہتے ہین اونکے بدن پر ریچھ کی طرح بڑے بڑے
لمبے بال رہتے ہین اور اونکی دُم کا چونر بنتا ہی یہان کے لوگ
ان یاک بیلون پر سواری بھی کرتے ہین جن دشوار گذار پہاڑون

مین گھوڑا ٹٹو نہین جا سکتا وہان وے باگ پر چڑھکر بخوبی
بے کھٹکے چلے جاتے ہین ایل ایک قسم کی گلہری ہی جو چمگادڑ
کی طرح اُڑتی ہی گھوڑے یہان دکھن مین بھیما ندی کے
کنارے جو تیلئے کمیت سیاہ زانو ہوتے ہین بہت عمدہ ہین
اور کاٹھیاواڑ اور لکھی جنگل بھی گھوڑے کے واسطے مشہور ہی
کاٹھیاواڑ کا گھوڑا کودنے پھاندنے مین خوب چالاک ہوتا ہی
کہتے ہین کہ اوس کنارے پر کبھی کسی عرب کا جہاز غارت ہو گیا
تھا اوسی کے گھوڑون کے پھیلنے سے وہان اونکی نسل درست
ہوئی ہی اور لکھی جنگل کا گھوڑا ڈیل ڈول مین بہت بڑا ہوتا
ہی پانچ پانچ ہزار تک بھی اوسکا دام اُٹھتا ہی اونٹ جودھپور
کا مشہور ہی سو کوس تک ایک دن مین جا سکتا ہی گائے
بھینس گجرات ہریانا سندھ ملتان وغیرہ پچھم کی دودھ
بہت دیتی ہین اور بیل بھی وہان کے مشہور ہین لیکن جانور
دکھن مین بہت خراب ہوتے ہین وے چھوٹے اور دودھ
بھی تھوڑا دیتے ہین تری پہاڑون مین بھیڑ کا اون بہت اچھا

اور بکری کے بال کے اندر پشمینہ ہوتا ہی دُنبے سندھ ندی کے
کنارے کنارے سب ضلعون مین ہوتے ہین پرندون کے
درمیان مُنال چیچوُرا نا گھیلیج اور پلاس برفستان کے نزدیک
پہاڑون مین اور کستوُرا اور اُونگار کشمیر مین ہوتا ہی مُنال
دیکھنے مین طاوس کی طرح خوبصورت مگر دُم اوسکی سی نہین رکھتا
چیچوُرا نا توری اور باندھنو لے بھی بہت خوبصورت ہوتے ہین
اُونگار کے سر مین سیاہ پردن کی ایک اچھی لمبی کلغی رہتی ہی
کہ جو اکثر اِس ملک کے بادشاہ راجا اور سردار *
اپنی ٹوپی اور پگڑیون مین لگاتے ہین چکور بٹیر مرغ لال
بلبل لوا لڑنے مین اور توتا مینا کاکاتوا آدمی کی بولی بولنے
مین مشہور توری باندھنو اور توتے وغیرہ سندربن
اور ترائی کے جنگل مین زیادہ ملتے ہین طاوس کو کلاا گن
شیاما ہر یوا کستورا کویل اور پپیہے کی آواز بہت شیرین
ہوتی ہی باز بہری شکرا اور شاہین امیر لوگ چڑیون

---

* انگریزی مین اس جانور کو ہرن کہتے ہین

کاشکار کرنے کے لیئے پال لیتے ہین بیا اپنا گھونسلا بڑی
کاریگری سے بناتا ہی چٹائی کی طرح بُنتا ہی اور تین اوسمین
گھر رکھتا ہی باہر نر کے لیئے بیچ کا مادہ کے لیئے اور اندر والا
بچے کے لیئے اور درخت کی ایسی پتلی ٹہنیون سے بلکہ
کھجور کے پتّون سے اوسے لٹکاتا ہی جسمین انڈون تک
سانپ نہ پہنچ سکے اکثر جگنو کیڑے اُٹھا لاتا ہی کہ جسمین رات
کو گھونسلے کے اندر روشنی رہے سچ پوچھو تو پرندون
مین ایسی ہوشیاری کسی مین نہین یہہ چھوٹی سی چڑیا
آدمی کے سکھلانے سے بڑے بڑے کام کر دکھلاتی
ہی توپ پر چونچ سے بتی لگا دیتی ہی بدکار آدمی چھل کے
لیئے عورتون کی ٹکلیان دکھلا کر اشارہ کر دیتے ہین
یہہ فوراً اُتار لاتی ہی سبحان اللہ کیا قدرت ہی اوس
پروردگار رحیم و کریم کی جسنے ایسی ایسی چڑیون کو یہہ
سمجھ دی سانپ اِس ملک مین بعضے ایسے زہریلے ہین کہ جنکا
کاٹا آدمی پھر پانی نہ مانگے اور اجگر دکھن کے جنگلون

مین چالیس فٹ تک لمبے ہوتے ہین مچھلیون مین کلکتے کے بیچ میٹہا مچھلی کی بڑی تعریف ہی کہتے ہین کہ اوسکے مزے کو کوئی نہین پہنچتی ملیبار مین مچھلیون کی اتنی افراط ہی کہ بعضے وقت گھوڑون کو دانے کے بدل مچھلیان کھلا دیتے ہین جونک دکھن کے گھاٹون مین بہت ہوتی ہین یہان تک کہ برسات مین مسافر کو راہ چلنا مشکل پڑجاتا ہی گھڑیال گنگا مین بیس ہاتھہ تک لمبے ہوتے ہین کوڑیان سمندر کے کنارے اِس کثرت سے ملتی ہین کہ وہان والے چونا بھی کوڑی جلاکر بناتے ہین موتی والے سیپ ملک دکھن کے نیچے سمندر مین ہوتے ہین لوگ غوطہ مار کر بہت سے سیپ جانور سیکڑون بلکہ ہزارون سمندر کی تہاہ سے نکال لاتے ہین اور گڑھے کھودکر مٹی مین دابدیتے ہین جب تھوڑی دیر بعد وے سب مرجاتے ہین تب ایک ایک کو اوس گڑھے سے نکال کر چیرنا شروع کرتے ہین بہت تو خالی جاتے ہین کسی مین موتی نکل آتا ہے

سانپ اور شیر کو سب کوئی موذی اور برا کہتا ہی مگر سوچ کر دیکھو تو اِس آدمی کا دل خوش کرنے کے لیئے کتنے جانور سنائے جاتے ہین

معدنیات

کھان اِس ملک مین لوہا تانبا سیسا سرمہ گندھک ہرتال نمک کوئلا مرمر ریشم بلور عقیق اِن سب چیزون کی موجود ہی اور ہیرا بھی بہت اچھا اور بیش قیمت نکلتا ہی مہانِدی کے کنارے سمبھل پور کے علاقے مین بُندیل کھنڈ مین پنّے کے درمیان دکھن مین کرشنا کے کنارے گولکنڈہ وغیرہ مقامون مین اِسکی کھان ہی اور وہ مشہور بڑا ہیرا کوہ نور جو اب سرکار انگریزی نے دلیپ سنگھ سے لیکر ملکۂ معظمہ وکٹوریا کو دیا شاہجہان کے عہد مین اِسی گولکنڈہ کی کھان سے نکلا تھا اور میر جملہ نے وہ اوس بادشاہ کو نذر دیا تھا اوس زمانے مین اسکا مول نچھتر لاکھ روپیہ انکا گیا تھا پتھر کے ٹکڑون کی قدر آگے تو کوئی بھی نہین جانتا تھا اور نہ یہان کبھی کسی کو

اِسکی کھان کا کچھہ گمان تھا مگر جب سے انگریزون نے دھوئین
کی کشتی اور گاڑی چلائی تو یہہ کوئلا بھی اب ایک بڑے کام کی چیز
ٹھہرا ہیر بھوم کے ضلع مین اِسکی کھان جاری ہی اور بھی کئی
ضلعون مین اِسکا ہونا ثابت ہی سواے اِنکے اور انواع و
اقسام کے بہتیرے رنگ برنگ کے پتھر ملتے ہین کہ جو اکثر
صاحب لوگ اپنے زیورون مین لگاتے ہین +

موسم

موسم ہندوستان مین تین ہین جاڑا گرمی اور برسات
اور ہر ایک فصل اپنے اپنے وقت پر اچھی بہار دکھلاتی
ہی سمندر کنارے کے ملک خاص کر کے دکھن کے گھاٹون
پر برسات بہت ہوتی ہی یہان تک کہ کسی جگہہ مین نو نو مہینے
کے لیئے سارا سامان گرِستی کا اکٹھا کر رکھنا پڑتا ہی مینہہ کی
شدت سے باہر نکلنا نہین ہوتا اور ہمالے کے پہاڑون مین
بلندی کے باعث سردی زیادہ رہتی ہی جہان برف نہین ہوتی
وہان بھی جو پہاڑ چار پانچ ہزار فٹ سے اونچے ہین اونپر
جیٹھہ بیساکھہ مین آگ تاپنی پڑتی ہی کنادر اور کشمیر مین برسات

نہین ہوتی کیونکہ اون علاقون کے جو گرد ایسے ایسے اونچے
پہاڑ آگئے ہین کہ بادل جو سمندر کی طرف سے آتے ہین پہاڑون
کی جڑون ہی مین لٹکتے رہجاتے ہین پار ہوکر اِن علاقون مین
نہین پہنچ سکتے اور باقی سب ضلعون مین گرمی کی شدت ہوتی
ہی لوئین چلنے لگتی ہین اور زمین تپنے امیر لوگ تہخانے اور خسخانے
مین بیٹھکر پنکھے جھلواتے ہین اور بیچارے غریب آفتاب
کی گرمی سے بیتاب رہا کرتے ہین *

آدمی

آدمی ہندوستان کے جوانمرد اور رحم دل ہوتے ہین
یہان تک کہ بہتیرے لوگ حیوانات تو کیا بلکہ نباتات کو بھی
نہین ستاتے گرم ملک کے سبب محنت کم کرتے ہین اور اکثر
سُست اور کاہل بلکہ آرام طلب رہتے ہین یہان تک کہ بہت آدمی
اِسی شعر کے مضمون پر چلتے ہین * شعر * بقدر ہر سکون
راحت بود بنگر مراتب را * دویدن رفتن استادن نشستن
خفتن و مردن * مگر بڑا عیب اِسمین یہہ ہی کہ خلائق دوست
نہین ہوتے اور حبِ وطن نہین رکھتے اپنا نام بڑھانے

کے لیئے ضرور کوئے تالاب اور پل وغیرہ بنواتے ہین مگر جو
کام ایسا ہو کہ اوس سے اکیلے نہ بن سکے اور دس پانچ آدمی ملکر
اوسے چندے کے طور پر بنوانا چاہین تو اوسمین اونکو ایک پیسا
بھی دینا گران گذرتا ہی غرض یہان کے آدمی جو کام کرتے ہین
سو صرف اپنے فائدے اور نام کے لیئے اگر اوس سے دوسرون کا بھی
بھلا ہو جاوے تو خیر لیکن صرف دوسرے آدمیون کی بہبودی و
آرام کے لیئے ہرگز کوئی کام نہ کرینگے چہرہ اِنکا بادامی آنکھین
لمبی پتلیان کالی ناک تیکھی قد میانا کمر پتلی اور بال لمبے اور کالے
رکھتے ہین اِس ملک مین خاندان کو بہت بچاتے ہین اکثر
جیسے خاندان کے آدمی ہوتے ہین ویسیہی صورت و سیرت
رکھتے ہین عالی خاندان کے آدمی حسین اور نیک ذات ہوتے ہین
اور اِسی طرح نیچ قوم کے آدمی کم اصل بدشکل سفلے اور کمینے
ہوتے ہین مگر یہہ بات کچھہ سب جگہہ نہین ہی کہین کہین اسکا
برعکس بھی دیکھنے مین آتا ہی قومونکی تفریق اِسطرح پر کہ ایک
دوسرے کا چھوا نکھاوے صرف اِسی ملک مین ہی

یہہ بات دوسری کسی ولایت مین نہین اول تو براہمن
کشتری بیش یہ اور شودر یہہ چار ہی بڑی قومین تھین
مگر اب انسے سیکڑون نکل گئین رو یہہ اس ملک کے آدمیون
کا شادی اور غمی مین بہت خرچ ہوتا ہی سوا اسکے جو لوگ
نیک فہم ہین وے اپنی دولت تیرتھ جاترا اور لنگر خیرات
و کار ثواب اور مندر دھرم شالا کنوا تالاب پل سرا
وغیرہ بنانے مین بھی اوٹھاتے ہین اور سدا برت جاری
کرتے ہین اور کم فہم اور کمینے ناچ رنگ اور تماشے بینی مین اوسے
اُڑا دیتے ہین باقی گذارا اِنکا بہت تھوڑے سے مین ہو جاتا
ہی کھانے پہننے اور رہنے کے لیئے اِنکو بہت نہین چاہیئے
زیور پہننا اور نوکر بہت سے رکھنا یہی اکثر دولتمند و مفلس مین
فرق ہی عورتین یہان کی شرم کرتی ہین اور پردے مین رہتی ہین
آگے یہہ بات نہ تھی جب سے مسلمانون کی عملداری آئی
تب سے یہان یہہ رسم جاری ہوئی آگے رانیان راجاؤن
کے ساتھ دربار مین بیٹھتی تھین شادی اس ملک مین بہت

چھوٹی عمر مین کر لیتے ہین اور اِسی باعث مرد اکثر دراز عمر اور شہزور نہین ہوتے ہین۔ برت دھرم اِس ملک کا ساؤ اور کہین بھی نہین یہان اعلیٰ قوم کی عورتین ہرگز دوسری شادی نہین کرتین بلکہ اپنے شوہر کی لاش کے ساتھہ چتا پر بیٹھہ کر جل جاتی تھین سرکار نے اب اِس ستی ہونے کی بُری رسم کو موقوف کر دیا سابق مین لونڈی غلام بھی یہان بیچے اور مول لیئے جاتے تھے مگر سرکار کے اقبال سے اب یہہ بھی بے انصافی دور ہو گئی صرف ایک بُری بات اب تک جڑ سے نہین گئی اگرچہ سرکار اوسکے رفع کرنے مین بہت جد و جہد اور کوشش کر رہی ہی تاہم ہوئی جاتی ہی یعنی بعضے بعضے سنگدل رجپوت اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے ہین کہ جسمین کسی کا سسرا نہ بننا پڑے اوّل تو جاندار کا ستانا ہی برا ہی جس مین بھی انسان اشرف المخلوقات کو اوسپر بھی عورت کو اور سو بھی اوس حالت مین کہ جسے دیکھکر دیو بلکہ ملک الموت کو بھی رحم آوے اور جسکا حال سنکر پتھر بھی پسیج جاوے

ہم نہین جانتے کہ ایسے آدمیون کو کیسی سزا دینی چاہیے پھانسی تو انکے واسطے کچھ بھی نہین ہی یے اپنی پوری سزا کو تبھی پہنچینگے جب دوزخ کی آگ مین جلینگے ھندو مُردون کو آگ مین جلاتے ہین اور مسلمان مٹی مین داب‌تے ہین مگر پارسی لوگ نہ جلاتے ہین نہ دباتے وے اپنے مُردون کو ایک کھُلے مکان کے بیچ کہ صرف اِسی کام کے لیئے بناہی دھوپ مین رکھہ دیتے ہین بھیل گوند جُواڑ ڈھانگر کولی وغیرہ کو جو جنگل پہاڑون مین بستے ہین انگریز لوگ اِس ملک کے قدیمی باشندے یعنی بھومیئے ٹھہراتے ہین اور کہتے ہین کہ برہمن اِکشتری اور بیشیہ اُتر پچھم سے آکر پہلے ملک پنجاب یعنی کشمیر لاہور مُلتان اور سندھ وغیرہ مین بسے اور پھر آہستہ آہستہ سارے ہندوستان مین پھیل گئے اور اِس بات کے ثابت کرنے کے لیئے بڑی بڑی دلیلین لاتے ہین غرض یہہ تو ہمنے وے باتین لکھین جو تھوڑی بہت سارے ہندوستان مین ہینگی لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ یہہ

ایسی بڑی ولایت ہی کہ اسمین ایک ایک صوبے کے درمیان
کئی طرح کے آدمی بستے ہین اور جدا ہی رنگ روپ پہناوا
اور چال ڈھال رکھتے ہین اُتراکھنڈ کے آدمی خصوصاً گنگا اور
سندھ اِن دونون ندیون کے مابین گورے خوبصورت اور سیدھے
سادے سچے ہوتے ہین عورتین وہان کی ایسی حسین کہ
گویا کہانی قصے کی پریون کو پر کاٹ کر چھوڑ دیا ہی کشمیر کی ہمیشہ
سے مشہور ہین مگر کمر اونکی ذرہ موٹی ہوتی ہی جمبو چمبا
کانگڑہ اور کہلور اِن علاقون کی کشمیر سے بھی بہتر ہوتی ہین
لیکن یہہ ہم اونھین لوگون کا حال لکھتے ہین جو برف ستان سے ورے
نیچے پہاڑون مین بستے ہین ورنہ ہمالے کے جانب شمال برف ستان
کے درمیان تو بھوٹیے لوگ نہایت غلیظ اور بدشکل ہوتے
ہین پیاس بجھانے کے لیے جھرنون مین گائے بیلون کی طرح
مُنہہ لگا کر پانی پیتے ہین ہاتھہ سے نہین چھوتے پھر بدن دھونے
کی تو کیا بات ہی پوشاک مین کشمیر کی عورتین صرف ایک
گلے کا کرتا یعنی پیرہن گلے سے ایڑی تک لٹکتا ہوا پہنتی ہین اور

سر سے ایک سہ گوشہ رومال ہیٹی کی طرح باندھ لیتی ہین گنگا
سے پورب نیپال وغیرہ اُترا کھنڈ کے علاقون مین لوگ ناٹے
ہوتے ہین اور اونکی چھاتی اور کندھا چوڑا بدن گول گول اور
گٹھیلا چہرہ چکلا انکھین چھوٹی اور ناک چپٹی ہوتی ہی اُترا کھنڈ کے ان ملکو
مین عورتین شرم کم کرتی ہین اور سواے خاندانی آدمیون
کے اون سب کو وہان اختیار ہی کہ چاہین جتنی شادیان کرین اور
چاہین جس مرد کے پاس جا رہین جب کوئی عورت ایک مرد کو
چھوڑکر دوسرے کے پاس جاتی ہی تو وہ اوسکا پہلا شوہر اوس دوسرے
سے کچھ روپئے جو اوسنے شادی کے وقت خرچ کیئے تھے ضرور
لے لیتا ہی اور اسی طرح جب وہ عورت دوسرے کو چھوڑ کر تیسرے
کے پاس پہنچتی ہی تو وہ دوسرا اپنے روپئے اوس تیسرے
آدمی سے وصول کر لیتا ہی عورت کیا ہیہ تو درسنی ہنڈی
ٹھہری اور جب کئی بھائی ملکر پانڈوون کی طرح ایک ہی عورت
سے شادی کر لیتے ہین تو پہلا لڑکا بڑے بھائی کا بیٹا کہلاتا ہی دوسرا
دوسرے بھائی کا اور تیسرا تیسرے بھائی کا اسی حساب سے لڑکے

بٹ جاتے ہین سندھہ کنارے کے ملکون مین ہندو مسلمانون
سے بہت کم پرہیز رکھتے ہین بلکہ کسی جگہہ تو آپس مین شادی بیاہ
بھی کر لیتے ہین پنجاب کے سکھہ حجامت نہین بناتے جوان
اچھے شکیل اور سجیلے ہوتے ہین پوشاک اونکی سپاہیانہ اور
دانت پان نہ کھانے سے سفید موتیون کی لڑی سے رہتے ہین
اوس ملک مین عورتین بھی تنگ مہری کا پاجامہ پہنتی ہین
رجپوتانے کی عورتون کے گھاگھرون کا گھیر بہت بڑا رہتا ہی
داڑھی رکھنے کی وہان بھی چال ہی اور کبھی رسوئی کی چھوت
بالکل نہین مانتے بنئے مہاجنون کو مائی دال بھات اور روٹی
پروس دیتا ہی لکھنؤ والون کا پہناوا زنانا ہی پاجامے کی مہریان
اتنی چوڑی رکھتے ہین کہ اوٹھاوین تو سر تک پہنچے اور پگڑیون
کا گھیر اتنا بڑا کہ چھتری کا بھی کام نہ پڑے بوجھہ مین تو چھوٹی
گٹھری سے کم نہو گی بلکہ کہین کھل جاوے تو اندر سے گز گوٹا کا ڈھیر
اتنا نکلے کہ ایک ٹوکری بھرے بنگالی بڑے کم ہمت اور بزدل
بلکہ ڈرپوک نے ہوتے ہین اور سندیس اور مندا کھا کھا کر

اکثر بوڑھے ہونے پر ٹنڈ ملے ہو جاتے ہین یے لوگ انگریزون
کی طرح سر کھلا رکھتے ہین بادشاہی محلون کے سبب ابتک
بنگالیون کو خوب بناتے تھے عورتین وہان کی صرف ایک
دھوتی پر کفایت کر لیتی ہین مگر اوسے بھی اس ڈھب سے لپیٹتی
ہین کہ ننگی اور کپڑے والیون مین تھوڑا ہی فرق رہجاتا ہی
دکھن مین خصوصا کاویری پار مسلمانون کی عملداری بخوبی
نہونے کے باعث ابتک بہت باتین اصلی ہندو مذہب کی
دیکھنے مین آتی ہین آدمی وہان کے ناٹے ہوتے ہین دھوتی
دوپٹا اور پگڑی پہنتے ہین عورتین ساڑہی پہنتی ہین مگر مردون
کی طرح لانگھ کس لیتی ہین اس سبب سے اونکی پنڈلیان کھلی
رہجاتی ہین شرم بالکل نہین کرتین گھوڑون پر سوار ہوکر پھرتی
ہین بہت سی رسم اور رواج اور لوگون کی چال ڈھال اور
صورت شکل جو خاص کسی ایک ضلع سے علاقہ رکھتی ہی اور
اونکا احوال سننے لائق ہی وہ سب اونھین ضلعون کے
ساتھہ بیان ہونگی یہان موقع نہین ہی +

مذہب

مذہب یہان ہمیشہ سے دو چلے آئے تھے ایک بید کے
موافق اور دوسرا بید کے برخلاف یہہ بات خود بیدون سے ثابت
ہی اور جو لوگ بید کو نہین مانتے تھے وہ اسُر اور راکشسون کی گنتی
مین گنے جاتے تھے بودھ اور جینی بید کو نہین مانتے اور حیوان کی
جان لینا بہت برا سمجھتے ہین دو ڈھائی[۲۵] ہزار برس کا عرصہ
گذرتا ہی کہ یہہ مت بڑا غالب ہو گیا تھا اور سارے ہندوستان
مین راجا پرجا سب لوگ اسی مت کو مانتے تھے صرف قنوج
ایسی جگھون کے قرب وجوار مین کچھہ کچھہ بید کے ماننے والے
رہ گئے تھے شنکرا چارج کے عہد مین وہ مت دور ہوا اور بید
کی بزرگی پھر چمکی اب بڑے مذہب تو یہان شیو شاکت ویشنو
بیدانتی اور جینی ہین مگر قسمین انکی ہزارون ہی ہو گئین سوائے
اسکے آٹھوین حصے سے زیادہ اس ملک مین مسلمان بستے ہین
اور لاکھون ہی اب عیسائی ہوتے چلے ہین ٭

علم

علم کی جڑ بھی ملک ہی اسی ملک سے علم نکلا تھا سب سے
پہلے اسی ملک کے آدمیون نے تحصیل علم پر دل لگایا اور

یہان کے علماو فضلا ہمیشہ سے مشہور و معروف اور دوسرے
ولایتون مین سرنام رہے مصر اور یونان والے جنھون نے
سارے فرنگستان کو آدمی بنایا اپنے بڑے بڑے حکیم اور
عالمون کے حال مین یہی لکھتے ہین کہ وے ہندوستان سے تحصیل علم
کر آئے تھے سکندر اتنا بڑا بادشاہ جسکے دربار مین ارسطو ایسے
بڑے بڑے لائق حکیم و عالم موجود تھے اِس ملک سے ایک
پنڈت کو جسکا نام وہان والے کلَنَس لکھتے ہین اور اصل مین
کلیان معلوم ہوتا ہی بڑی خوشامد سے اپنے ساتھ لیگیا
تھا اوس وقت اوسکے ساتھ کوئی بڑا پنڈت تو کاہے کو گیا ہوگا
کسی ایسے ویسے ہی نے یہہ بات قبول کی ہوگی لیکن یونان
والے اوسکی تعریف یون لکھتے ہین کہ جتنے دن وہ سکندر کے
پاس رہا اوسنے اپنے چلن مین ذرہ بھی فرق نہ آنے دیا اور
اچھی طرح ہندو کا دھرم بنا ہا اور جب بہت بڈھا ہوا تو اون
سب کے سامھنے تو تنائل کرکے اپنے تئین آپ آگ مین جلا دیا
ایران کے نامی بادشاہ بہرام نے یہان سے گانیوالے بلوائے

تھے علم موسیقی ابتک بھی ہندوستان سا دوسری جگہہ نہین ہی
بغداد کے بڑے خلیفہ مامون نے یہان سے بید منگوائے
تھے اور ہمیشہ اونھین بیدون کی دوا کھاتا تھا آستکین بھی
اِس ولایت مین الٰہیات نجوم ہیئت ہندسہ جغرافیہ تواریخ
اخلاق صرف و نحو عروض و قوافی منطق جبر ثقیل طب موسیقی
سالوتری نانگ صِلاح رانی علاج فیل امتحان جواہرات
وغیرہ سب علمون کی سنسکرت اور پراکرت مین اچھی اچھی موجود
تھین مگر مسلمانون نے اپنی عملداری مین ہندؤن کے
شاستر غارت کر دیئے اور پھر بد عملی اور بے انتظامی ہونے کے
باعث اِن علمون کی خواہش نرہنے سے گھٹتے گھٹتے انکا او
پڑھنا پڑھانا ایسا گھٹ گیا کہ ابتو جو کوئی شاستر بھی ہاتھ لگتی ہی
تو اوسکا پڑھانے اور سمجھانے والا نہین ملتا مسلمان بادشاہون کے
کے عہد مین لوگ فارسی عربی سیکھتے رہے اب ان دنون
علم انگریزی نے ترقی پائی ہی سرکار نے ہندوستانیون کے
حال پر رحم کھا کر اونکی تعلیم کے لیئے جابجا مدرسے مقرر کر دیئے

ہین اور روز بروز نئے مقرر ہوتے جاتے ہین امید ہی کہ اِس انگریزی زبان کے وسیلے سے پھر بھی ہمارے ملک کے آدمی سب علمون مین طاق ہو جاوین اور جو سب نئی نئی باتین فرنگستان والون نے اپنی عقل اور تجربے کے زور سے نکالی اور ثابت کی ہین اونسے بڑے فائدے اُٹھاوین *

زبان

زبان اِس ملک مین اب اردو مقدم گنی جاتی ہی مگر یہہ صرف تھوڑے ہی دنون سے جاری ہوئی ہی اُردو کے معنی بازار اور لشکر مین جب ترک افغان اور مغلون کی ہندوستان مین بادشاہت ہوئی اور اونکے آدمی یہان لشکر کے درمیان بازار یون کے ساتھہ ہر وقت خرید فروخت مین بولنے چالنے لگے تو اُنکی عربی فارسی اور ترکی اِن لوگون کی ہندی کے ساتھہ * ملکر یہہ ایک جدا بولی بن گئی

* پُرانی پُستکون مین جو دس زبان لکھی ہین یعنی پنچ گوڑ اور پنچ دراوڑ پنچ گوڑ مین سارسوت کانیہ کُبج گوڑ متھلا اور اتکل یعنی اوڑیسہ اور پنچ دراوڑ مین تامل مہاراشٹر کرناٹ تیلنگ اور گُرجر سو انمین سے جو بولی کانیہ کُبج یعنی قنوج کے قرب و جوار مین بولی جاتی تھی وہی ہندی کی جڑ ہی *

اور اِسکا نکاس اُردو یعنی بازار سے ہونے کے باعث نام بھی اسکا زبان اُردو رکھا گیا مہاراج پرتھی راج کے بھاٹ چندنے جو چھند بنائے ہین وہ اوسہی اصلی ہندی بولی مین ہین جو مسلمانون کے چڑھاؤ سے پہلے دلی مین بولی جاتی تھی قدیم زمانے مین یہان پراکرت یعنی ماگدھی زبان بولی جاتی تھی بودھ مت اور جین مت کی بہت پستکین اوسی زبان مین لکھی ہین مگر سنسکرت جسمین بید اور پران وغیرہ ہندؤن کے شاستر لکھے ہین ایسا نہین معلوم ہوتا کہ کبھی اِس ملک کی زبان رہی ہو اور سب لوگ سنسکرت مین بول چال کرتے ہون بلکہ اِسی لیئے براہمن اِسے دیوبانی یعنی دیوتاؤن کی زبان بکارتے ہین مقدم زبان کہنے سے مراد ہماری اوس زبان سے ہی جو مدھیہ دیس مین بادشاہی دربار اور دارالسلطنت مین بولی جاوے جیسے کہ اردو دلی آگرے لکھنؤ مین اور مدھیہ دیس کی سب سرکاری کچہریون مین بولی جاتی ہی ورنہ ہندوستان مین ہر جگہہ کی ایک جدا بولی ہی جیسے بنگالے مین بنگلا بھوٹ بن بھوٹیا

نیپال میں نیپالی کشمیر میں کشمیری پنجاب میں پنجابی سندھ میں
سندھی گجرات میں گجراتی رجپوتانے میں دیس والی برج میں برج
بھاکھا ترہت میں میتھلی بندیل کھنڈ میں بندیل کھنڈی اڑیسے
میں اڑیا تلنگانے میں تلنگی پونا ستارے کی طرف مہاراشٹر
کرناٹک میں کرناٹکی دراوڑ میں تاملی جسے اندھر بھی کہتے ہیں
بولیاں بولی جاتی ہیں ان سب میں برج بھاکھا بہت مشہور اور
نہایت شیرین اور ملایم اور رسیلی ہی اور کتنی ہی کتابیں کی پستکیں
اِس زبان میں شاعروں نے بہت عمدہ اور نامی بنائی ہیں*

صناعت

چیزیں یہاں سب طرح کی بنتی ہیں زندگی کے ضروری
اور آرام دونو طرح کے اسباب یہاں ہاتھہ لگ سکتے ہیں اور سب
قسم کے کاریگر موجود ہیں مگر تو بھی کشمیر کی شال اور ڈھاکے
کی ململ بہت مشہور ہی یہہ دونو چیز جیسی اس ملک میں بنتی
ہی دوسرے ملکوں کے آدمی ہرگز نہیں بنا سکتے سارے یہاں کے
بادشاہ انھیں کشمیروں کے بنے دوشالے اوڑھتے ہیں
انگریزوں نے انگلستان میں ہزاروں طرح کی کلیں بنا ہیں

مگر اِس ملک کی سی شال اور ململ بنانے کی اوکھین بھی کوئی تدبیر نہ
سوجھی نہ ایسی نرم وگرم شال وہان بن سکتی اور نہ ایسی باریک
مضبوط اور ملایم ململ طیار ہوسکتی ہی آب بھی وہان کی جو نازک
بدن بیبیان ہین گرمی مین ڈھاکے کی ململ کا گون پہنتی
ہین اکبر کے عہد مین ڈھاکے کے درمیان پانچ اشرفی تک
کی ململ اور پندرہ اشرفی تک کا خاصا طیار ہوتا تھا اور
دوشالا اب بھی کشمیر مین سات ہزار روپئے تک کا بُنا جاتا
ہی سوائے اِسکے کشمیر کے کاغذ اور قلمدان بنارس کے
کمخاب اور دوپٹے اور گلبدن فرخ آباد کی چھینٹین ملتان کے
ریشمی کپڑے اور قالین مرشدآباد کے بوند اور کورے دلی
کے جوتے آئینے اور نیچے غازی پور کا گلاب شاہجہان پور کا قند
امروہے اور چنار کے گلی برتن گیا اور جے پور کی کالے اور
سفید پتھرون کی چیزین بہت عمدہ اور اچھی ہوتی ہین +

تجارت

تجارت اِس ملک مین کم ہی یہان کے آدمی زمینداری
کی طرف بہت دل دیتے ہین اور اپنے ملک سے نکل کر سوداگری

کے لیئے ہرگز نہین جاتے آگلے زمانے مین دوسری ولایتون
کے آدمی یہان آکر اِس ملک کی چیزین لیجاتے تھے اور اوسکی عوض
مین سونا چاندی دیجاتے مگر اب فرنگستان والون نے کل کے
زور سے چیزون کے بنانے مین محنت اور دقت گھٹا کر
اونھین ایسا ارزان کردیا اور درستی اور صفائی مین اِس
درجے کو پہنچایا کہ ساری دنیا اونھین کی چیزین پسند کرتی ہی
اور ہندوستانیون کی بنائی ہوئی کوئی نہین پوچھتا بلکہ ہندوستانی
لوگ بھی اپنے سب کام اونھین ولایتی چیزون سے چلاتے
ہین اپنے ملک کی بنی ہوئی چیز سے راضی نہین ہوتے
اگلے زمانے مین ایران توران اور روس یونان وغیرہ
ملکون کے سوداگر خشکی پشاور کی راہ سے اونٹون پر مال
لیجاتے تھے اور مصر اور عرب کے بیپاری سمندر کی
راہ جہاز لاتے تھے مگر یہہ جہاز اُتنی ہی دور مین چلتے تھے
جسے خلیج عرب کہتے ہین وے لوگ تب علم جہاز رانی مین
ایسے اوستاد اور آزمودہ کار نہ تھے کہ کنارہ چھوڑ کر دور خلیج سے

باہر بڑے سمندر مین اپنا جہاز لیجاتے فرنگستان والے
سمندر کی راہ اپنے جہاز ہندوستان ہین لانے کے واسطے
بہت تڑپتے تھے اون دنون مین وے بھی عرب اور مصر
والون کی طرح جہاز چلانے مین ہوشیار و واقف کار نہ تھے
اور نہ علم جغرافیہ اچھی طرح جانتے تھے سمندر کو بے کنار اور
دشوار گذار سمجھکر ہمیشہ اپنے جہازون کو کنارے کے نزدیک
رکھا کرتے پہلے تو وہان والے ہندوستان مین آنے کے
لیئے اپنے جہاز اوتّر کے سمندر مین لے گیئے اِس منصوبے پر کہ
روس اور چین سے گھوم کر یہان پہنچین مگر جب کتنے ہی جہاز
اوس سمندر کے جمے ہوئے برف مین پھنس کر تباہ ہو گیئے
اور روس کی حد سے آگے نہ بڑھہ سکے تب اوس راہ کو چھوڑ کر
پچھم طرف اَٹلانٹک سمندر مین چلے وہان اونکا جہاز امریکا
کے برِّ اعظم مین جا لگا اور آگے نہ بڑھہ سکا تب ناچار دکھن
کی راہ لی اور افریقہ کے کنارے کنارے کیپ اُو گوڈ ہوپ
سے جسے کوئی راس خوش امید بھی کہتا ہی مڑکر ہندوستان

بین آئے جس فرنگی نے یہہ سمندر کی راہ فرنگستان سے ہندوستان
کو نکالی نام اوسکا واسکو ڈی گاما تھا آٹھوین جولائی سنہ ۱۴۹۷ع
کو کہ جس زمانے مین سلطان سکندر لودی دلّی کے تخت پر تھا
واسکو ڈی گاما تین ۳ جہاز لیکر پرتگال کی دار السلطنت لسبن
سے وہان کے بادشاہ کے حکم بموجب ہندوستان کی راہ
ڈھونڈھنے کے واسطے نکلا اور ساڑھے دس مہینے کے
عرصے مین اوسکا جہاز کلی کوٹ مین آکر لگا غرض فرنگیون کا
یہہ پہلا جہاز تھا کہ جسنے ہندوستان کا کنارہ چھوا اور واسکو
ڈی گاما پہلا فرنگی تھا کہ جو سمندر کی راہ سے اِس ملک مین
پہنچا اور کلی کوٹ پہلا شہر تھا جسمین اِنکا قدم آیا کہتے ہین کہ
جب واسکو ڈی گاما کے جہاز لسبن سے چلے تھے تو ن وہان
والون کو اِن جہازون کے پھر دیکھنے کی امید نہ تھی اور اِن
جہازیون کو مردون مین شمار کر چکے تھے جب اِنکے جہاز
پھر کر لسبن مین پہنچے تو وہان کے بادشاہ اور رعیت سب کو
نہایت خوشی ہوئی اور بڑی ہی شادمانی منائی پرتگال والون

کی دریافت دیکھی پھر فرنگستان کے اور لوگ بھی اپنے جہاز اس راہ
سے یہان لانے لگے اور ہندوستان کی تجارت سے بڑے
بڑے فائدے اوٹھائے اور جب سے دھوئین کے جہاز
بننے لگے تب سے تو یہان کا آنا جانا فرنگستان والون کو
اور بھی بہت سہل ہو گیا او سمین بھی اب ریڈ سی سے سوئیز
کی نہر کی راہ مینڈیٹرینین سی مین چلے جلنے سے تو نہایت
ہی نزدیک پڑا اس راہ یہان سے دھوئین کے جہاز
پر انگلستان تک جانے مین تین ہفتہ بھی نہین لگتا
فرنگستان اور امریکا سے یہان شراب کپڑے ہتھیار اوزار
برتن دھات خوشبو کتابین زیور کھانے اور لکھنے
پڑھنے کی چیزین کلین کھلونے مکان آراستہ کرنے کا
اسباب اور طرح بطرح کے عجائب اور غرائب آتے ہین اور
یہان سے نیل شورہ سن چمڑا چای افیون ریشم ہاتھی
دانت روئی چاول گیہون سرسون تیسی شکر گوند جواہر
شال ململ گرم مصالح اور دوائیان اون ملکون کو جاتی

ہین سواے اِن ملکون کے ایران توران تبت افغانستان برمھا چین عرب مصر وغیرہ ایشیا اور افریقہ کے ملکون سے بھی اِس ملک کی تجارت جاری ہی اپنے ملک مین یعنی ایک شہر سے دوسرے شہر کو ہندوستانی لوگ جہان دریا ہی وہان کشتی پر اور جہان سڑک ہی وہان گاڑیون پر اور ریگستان مین اونٹون پر اور پہاڑون مین بھیڑ بکری اور یاک بیلون پر اور باقی جگہون مین بیل ٹٹو اور خچرون پر تجارت کا اسباب لیجاتے ہین بہت جگہون مین سال بسال میلا بھی ہوا کرتا ہی کہ جسمین سب اطراف وجوانب کے بیپاری مال للتے ہین ہردوار کا میلہ جو ہر سال میکھ کی سنکرات کو ہوا کرتا ہی اِس ملک مین سرنام ہی مگر اوسمین بھی ہو بارہ۱۲ مین برس جو کنبھ کا میلا ہوتا ہی وہ بہت ہی بھاری ہی کبھی کبھی بتیس۳۲ لاکھ تک آدمی اکٹھا ہو جاتے ہین *

تمت